صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 11 جون 2010ء بمطابق 27 جمادی الثانی 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللّٰہِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

وَٱضۡرِبۡ لَهُم مَّثَلَ ٱلۡحَیَوٰةِ ٱلدُّنۡیَا كَمَآءٍ أَنزَلۡنَـٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخۡتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ ٱلۡأَرۡضِ فَأَصۡبَحَ هَشِیمًا تَذۡرُوهُ ٱلرِّیَـٰحُ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَیۡءٍ مُّقۡتَدِرًا O ٱلۡمَالُ وَٱلۡبَنُونَ زِینَةُ ٱلۡحَیَوٰةِ ٱلدُّنۡیَا ۖ وَٱلۡبَـٰقِیَـٰتُ ٱلصَّـٰلِحَـٰتُ خَیۡرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَیۡرٌ أَمَلًا۔

(ترجمہ): اور ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کردو (وہ ایسی ہے) جیسے پانی جسے ہم نے آسمان سے برسایا۔ تو اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی۔ پھر وہ چورا چورا ہو گئی کہ ہوائیں اسے اڑاتی پھرتی ہیں۔ اور خدا تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی (رونق و) زینت ہیں۔ اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے پروردگار کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا سیکرٹری صاحب کو۔۔۔۔۔

ترمیم شدہ آئین کے تحت جناب سپیکر کی مکرر حلف برداری

سیکرٹری صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا (امان اللہ): معزز اراکین اسمبلی! چونکہ حالیہ اٹھارویں آئینی ترمیمی ایکٹ مجریہ 2010ء، سیکشن 100 میں سپیکر کے عہدے کے حلف نامے میں ترمیم کی گئی ہے جس کے تحت سپیکر صوبائی اسمبلی کو دوبارہ حلف لینا لازمی قرار پایا ہے، لہذا اب جناب کرامت اللہ خان صاحب، سپیکر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا آئین کے آرٹیکل کے (2) 53 کے تحت جدول سوئم کے مطابق اسمبلی کے سامنے حلف لیں گے۔ جناب کرامت اللہ خان صاحب، سپیکر صوبائی اسمبلی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ جو آپ اوتھ لے رہے ہیں، آپ نے تو Already اوتھ لیا ہوا ہے تو دوبارہ اوتھ لینا سمجھ سے باہر ہے کیونکہ اگر اٹھارویں ترمیم کی گئی ہے تو پھر سب سے پہلے اوتھ پرائم منسٹر کو لینا چاہیئے اور پھر بعد میں آپ کو لینا چاہیئے لیکن آپ بضد ہیں کہ میں ضرور بہ ضرور اوتھ لوں گا تو آپ از خود اوتھ نہیں لے سکتے۔ پوری دنیا میں کہیں بھی اس کی مثال نہیں ہے کہ انسان از خود اوتھ لے کیونکہ اوتھ لینے کیلئے دوسرا آدمی ضرور ہوتا ہے۔ اگر آپ از خود اوتھ لیں گے تو پھر یہ اوتھ نہیں ہے بلکہ یہ ایک سٹیٹمنٹ ہے۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس طرح ہے جی کہ اس پہ Precise بات کریں گے کہ کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل 53 کی کلاز (2) کے تحت سپیکر صاحب اوتھ لیتے ہیں اور ڈپٹی سپیکر صاحب بھی اوتھ لیتے ہیں اور اس کا پھر یہ ہے کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ "Before entering upon office, a member elected as Speaker or Deputy Speaker shall make before the National Assembly oath in the form set out in the Third Schedule." اسی طرح پھر ہم جائیں تو اس کا Corresponding provision ہے آرٹیکل 127 میں اور اس کا یہ ہے کہ جو چیز نیشنل اسمبلی کیلئے ہے تو وہ پراونشل اسمبلی کیلئے بھی ہے۔ ابھی اس کے اوپر آئین میں جہاں پر ایک Oath administer ہوتا ہے تو وہ اتھارٹی دی ہوئی ہوتی ہے۔ Normally اگر پریذیڈنٹ نے

کرنا ہے تو ان کا دیا ہوتا ہے چیف جسٹس، اگر چیف جسٹس نے کرنا ہے تو ان کا گورنر دیا ہوتا ہے، منسٹرز نے کرنا ہے تو ان کا گورنر ہوتا ہے، پرائم منسٹر نے کرنا ہے That is before the President تو جہاں پر Exclusively the نہیں ہے یا اتھارٹی نہیں ہے تو وہ صرف Administering person ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ سپیکر جو ہیں، principle seat of the Speaker He is the custodian of the House اور سپیکر صاحب کسی گورنر ہاؤس میں جا کر اوتھ نہیں لیتے، پریذیڈنٹ ہاؤس میں جا کر اوتھ نہیں لیتے، وہ یہاں پر یعنی The whole Assembly is a Administering authority, witness اور پورے اسمبلی کے سامنے لیتے ہیں، تو آئین میں any authority which administers oath، وہ سب تمام آفیسرز کیلئے Mention ہے لیکن یہ سپیکر آف دی ہاؤس کیلئے Mention نہیں ہوتا کیونکہ معزز ارکان کے سامنے انہوں نے حلف لینا ہوتا ہے اور ان کے Witness جو ہوتے ہیں، یہ پورے اراکین ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ چونکہ ایک بڑا قانونی معاملہ ہے، یہ بات تو لاء منسٹر صاحب نے یہاں تک کہی ہے، یہ یہاں تک ٹھیک ہے لیکن جب آپ نے پہلی دفعہ اوتھ لیا تھا تو آپ نے کسی دوسرے شخص سے اوتھ لیا تھا اور آج بھی جب آپ اوتھ لیں گے تو یہ Fresh oath ہوگا، آپ کسی کو دے سکتے ہیں، کوئی آپ سے اوتھ، ہمیں اوتھ سے کوئی وہ نہیں لیکن ایک Language change ہوگی۔ ہم سنتے ہیں کہ اوتھ ہونا چاہیئے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ جو قانونی طریقہ ہے، یہ ہمیشہ 'ٹریڈیشن' ہے۔ جناب لاء منسٹر مجھے دنیا میں ایک مثال بتادیں کہ آج تک کسی نے اپنا اوتھ خود پڑھ کر لیا ہو اور اوتھ ہوگیا ہو، پوری دنیا کی کسی ہسٹری میں بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دنیا میں نہیں۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ بات پوری دنیا میں ہے کہ وہ ہمیشہ، آپ سے کوئی آدمی حلف لے گا، اسلئے آپ Before Assembly لے سکتے ہیں اور جس کلاز کا یہ کہہ رہے ہیں جناب سپیکر، کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل 101 میں لکھا ہوا کہ اگر آپ نے As a acting Governor کام کرنا ہے تو پھر چیف جسٹس آف دی پراونس آپ سے اوتھ لیں گے، لہذا ہماری گزارش یہ ہے کہ کوئی ایسی 'ٹریڈیشن' یہاں Set نہ کی جائے کہ جس سے کل ہمیں شرمندگی ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں اس میں، Let me finish it to you۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اس میں کلیئر بتادیں کہ کیا پوزیشن ہے ؟ Status کیا ہے Before the Assembly?

جناب محمد جاوید عباسی: اس طرح لے نہیں سکتے جناب، خود آپ اپنے آپ سے-----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں تو، Let me finish here jee-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے اور لاء منسٹر صاحب جو دلائل دے رہے ہیں تو-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ خیر ہے مفتی صاحب کو بھی سن لیں۔ جی، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! یہ اہم معاملہ ہے اور نازک بھی ہے تو اس پہ ذرا سوچا جائے۔ ایک حلف لینے والی اتھارٹی ہوتی ہے اور ایک حلف دینے والی اتھارٹی ہے اور جو دلائل لاء منسٹر نے دیئے ہیں، وہ تو ہمارے دلائل دے رہے ہیں، وہ اپنے دلائل تو نہیں دے رہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ فلاں سے فلاں حلف اٹھا رہا، فلاں سے فلاں حلف اٹھا رہا، یہی تو میری دلیل ہے اور آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی آدمی نے اپنے آپ کو حلف دیا ہو۔ آپ کا نام ہے جی محترم جناب کرامت اللہ خان، آپ حلف لے رہے ہیں، آپ سے حلف کون لے رہا ہے ؟ تو کرامت اللہ خان، کرامت اللہ خان سے حلف لے رہا ہے ؟ میں تو سمجھتا ہوں یہ بہت زیادہ مذاق ہے، ایسا نہیں ہو سکتا ہے جی۔ آپ کو اس کیلئے کوئی قانونی راستہ بتانا ہو گا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان-----

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: One by one, one by one. Saqibullah Khan.

مفتی کفایت اللہ: جی میں یہ بتاتا ہوں کہ یہ نہ بتایا جائے کہ سندھ اسمبلی میں ایسا ہوا ہے۔ سندھ اسمبلی کے حوالے سے کوئی روایت-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اوتھ اغستل، قسم اغستل دی۔ تاسو چه کله ممبر نه یئ، نوے کس یئ

خو بیا بہ تاسو تہ ثوک Administer کوی خو دیکبنے خالی ترمیم شوے دے او هغه ترمیم د وجه نه تاسو اخلئ نو You are already a member ، که تاسو ممبر نه وئ نو Then you should have been ، بیا به تاسو ته چا Oath administer کولو۔ تاسو یئ سر ، دا خو قسم خوړل دی ، تاسو خو چه ممبر نه وئ نو بل به د رنه حلف اغستو ، ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی۔

<u>میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر صاحب! زۂ په دیکبنے-----

<u>جناب سپیکر</u>: اود ریږئ، یو منټ، دوئ پسے۔ نگهت اورکزئی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس بات کو اتنا نہ بڑھایا جائے،یہاں پر ہمارے دو سینیئر منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں،وہ آکر آپ سے حلف لے لیں اور آپ حلف لے لیں گے اور بس، اس کے بعد تو آپ سپیکر رہیں گے۔ عام ممبر لے لیں بلکہ آج تو جناب سپیکر صاحب، عورتوں میں سے کسی کو کہیں کہ وہ آپ سے اوتھ لے لیں۔ (قہقہہ)

<u>جناب سپیکر</u>: جی میاں افتخار صاحب۔ میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ تاسو چه د نگهت بی بی خبرے نه وی اوریدلے نو بل چا له نمبر نه ورکوئ۔

(قہقہے)

<u>وزیر اطلاعات</u>: رښتیا خبره داسے ده جی چه په سندھ ، بلوچستان کښے اغستے شوے دے هم دغه رنگ حلف چه دا نن تاسو اخلئ او د ثاقب الله صاحب خبره بالکل درست ده چه تاسو Already ممبر یئ ، حلف مو اغستے دے او دلته چه ارباب ایوب جان کله زمونږ د ټولو نه حلف اغستو او تاسو نه ئے اغستو نو هغه پخپله چه حلف اغستو نو هم ئے دے هاؤس ته پخپله خپل حلف وئیلے وو ، لهذا تاسو هاؤس ته، دا هاؤس گواه دے او د هاؤس مخکښے تاسو-----

(قطع کلامی)

وزیر اطلاعات: Amendment شوے دے ، هغه حلف وائی او دا کیدے شی، په دوؤ اسمبلو کبنے شوے دے او په دیکبنے هم کیدے شی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس آپ بیٹھ جائیں نا جی، سب آپ کی Views سن چکے ہیں۔ اس پہ اتنی لمبی ڈیبیٹ نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آئین میں آرٹیکل 53 کی کلاز (2) میں ہے کہ "Before entering upon office, a member elected as Speaker or Deputy Speaker shall make before the National Assembly oath in the form set out in the Third Schedule". Now I would like to draw your attention to Article 42 that "before entering upon office, the President shall make before the Chief Justice of Pakistan oath in the form set out in the Third Schedule". اسی طرح چیف منسٹر صاحب کا بھی ہے، اسی طرح گورنر صاحب کا بھی ہے اور اسی طرح پرائم منسٹر صاحب کا ہے، تو اس میں ضروری بات نہیں ہے کہ ایک دوسرا آدمی آپ کو اوتھ Administer کر لے کیونکہ آپ نے Already as a member اوتھ لیا ہے اور اس میں کوئی ایسی پروویژن نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی Unlawful act ہو جائے گا کہ اگر آپ مطلب کسی سے Administer کر لیں تو آپ بالکل لے سکتے ہیں اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ بس میرے خیال میں اس پہ کافی بحث ہو گئی ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے دوبارہ حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

(تالیاں)

Mr. Speaker: Now I welcome the honourable Member elect and request him to stand in front of his seat to take oath. Janab Samiullah Khan Sahib.

(تالیاں / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میرے لئے تو ڈپٹی سپیکر صاحب نے فتویٰ دیدیا ہے، اگر آپ نے بھی دینا ہے تو۔۔۔۔۔

(قہقہے)

(اس مرحلہ پر نو منتخب معزز رکن نے حلف اٹھایا)

(تالیاں)

(اس مرحلے پر متعدد اراکین نو منتخب رکن کو مبارکباد دینے کیلئے بڑھے)

جناب سپیکر: میرے خیال میں Sign کیلئے آپ آ جائیں گے جی۔ Now I request him to sign in Roll of Members placed at the table of the Secretary Provincial Assembly. آپ آ جائیں تو پھر اس کے بعد آپ کو مبارکی، سلامتی کی وہ ہو گی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریږه، دا پروسیجر لږ فالو شي منسټر صاحب، بلکه دے هاؤس ته یو دوه خیزه دی چه دا کمیټیانے جوړے کړم نو د هغے نه پس به بیا ستاسو دغه وی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: د هغے نه پس مونږ له موقع را کړئ۔

جناب سپیکر: بالکل، بی بی دے ټولو ته وخت ورکوؤ۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، ان کے اسماء گرامی ہیں: جناب وقار احمد خان صاحب، ایم پی اے، 11-06-2010 و 12-06-2010; جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب، 11-06-2010 کیلئے; جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، 11-06-2010 کیلئے; جناب شمعون یار خان صاحب، ایم پی اے، 11-06-2010 و 12-06-2010; جناب وجیہ الزمان خان، ایم پی اے، 11-06-2010 کیلئے; جناب ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب، ایم پی اے، 11-06-2010 تا 14-06-2010 اور جناب محمد ظاہر شاہ صاحب، ایم پی اے، پورے اجلاس کیلئے، Is it the desire

of the House that the leave may be granted to the honourable Members?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: ایک منٹ بی بی۔ اودریږہ، دا پینل آف چیئرمین Complete کړو چه دا هاؤس Complete شی، د دے سره هاؤس Complete شی۔ تاسو چھٹی ورکړه نو هاؤس Complete کیږی۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Mukhtiar Ali Khan Advocate;
2. Mr. Muhammad Zameen Khan Advocate;
3. Mr. Inayatullah Khan Jadoon Khan; and
4. Raja Faisal Zaman.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Mr. Israrullah Khan Gandapur;
3. Mufti Syed Janan;
4. Haji Qalandar Khan Lodhi;
5. Mr. Mukhtiar Ali Advocate; and
6. Begum Nargis Samin.

جناب بشیر احمد بلور سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب! مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: اودریږه بی بی، دوئ پسے۔ One by one, you, one by one، جی بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، زهٔ ستاسو شکر گزار یمه۔ د ټولو نه مخکښے تاسو ته مبارکباد وایم او فخر سره دا خبره کوم چه نن د خدائے فضل سره د اتلسم امینډمنټ سره مونږ ته صوبائی خودمختاری ملاؤ شوه۔ زهٔ خپل وروور سمیع الله خان علیزئی صاحب ته هم مبارکباد ورکوم او هغوی ته په دے هاؤس کښے په پهلا ځل راتلو او حلف اغستلو باندے هم مبارکی ورکوم۔ سپیکر صاحب، نن ډیره مبارک ورځ ده خو پهلا ورځ ده چه نن د خیره سره مونږ پختونخوا اسمبلئ کښے دلته ناست یو۔ (تالیاں) خو سپیکر صاحب، د دے د پاره زمونږ مشرانو ډیر جدوجهد کړے وو او دا داسے ورځ ده چه زهٔ په دے موقع باندے د صدر پاکستان، جناب آصف علی زرداری صاحب ډیر زیات شکر گزار یمه چه دا خیبر پختونخوا لا پاس شوے نه وو خو هغوی چه چائنا ته تلی وو نو گریټ هال کښے هم هغوی د دے صوبے نوم پختونخوا اغستے وو۔ هغه چه یونائیټډ نیشنز ته تلے وو نو هلته ئے هم د دے صوبے نوم پختونخوا اغستے وو او پریذیډنټ هاؤس ته چه مونږ لاړو، مونږ ته ئے تقریر کولو نو د دے صوبے نوم ئے پختونخوا اغستے وو (تالیاں) او بیا مونږ پرائم منسٹر هاؤس ته لاړو نو د پرائم منسټر هم ډیر زیات شکر گزار یو چه هغوی هغه وخت هاؤس کښے د دے صوبے نوم پختونخوا اغستے وو او زهٔ د نیشنل اسمبلئ د ټولو ممبرانو، د ټولو پارټو د زړه د کومی نه شکر گزار یمه چه هغوی زمونږ دا ریکویسټ اومنلو او زمونږ د صوبے دا نوم پختونخوا ئے مونږ ته راکړو۔ سپیکر صاحب! زمونږ دے نیشنل اسمبلئ کښے صرف دیارلس کسان وو، زهٔ په خپل قیادت باندے هم فخر کوم چه هغوی داسے حالات پیدا کړل چه د ټولو پارټو مشرانو سره یے داسے انډرسټینډنگ پیدا کړو چه ټول مشران آصف علی زرداری صاحب، میاں نواز شریف صاحب، وزیر اعظم صاحب، دا څومره چه زمونږ د پارټو مشران دی، د چودهری شجاعت هم شکر گزار یمه چه هغوی هم مونږ ته سپورټ راکړے دے، زهٔ تاسو ته وایمه چه مونږ سره هغوی مهربانی کړے ده او سینیټ کښے د

هغوی ټولو خلقو مونږ ته سپورټ راکړے دے۔ مونږ د جمعیت علمائے اسلام (فضل الرحمان ګروپ) شکر ګزار یو، مونږ د جماعت اسلامی د ممبرانو شکر ګزار یو چه ما نه څه پاتے دی، زهٔ معافی غواړم خو د ټول پاکستان د جمهوری قوتونو شکر ګزار یو چه مونږ ته پینځه سوه کاله پس، دا پختونخوا نوم د ډیر جدوجهد نه پس مونږ ته خدائے راکړے دے، زهٔ د هغوی ټولو شکر ګزار یم او دے خپل ملګرو ته مبارکباد وایم چه نن پهلا ورځ ده چه مونږ د خیبر پختونخوا په نوم دے اسمبلئ ته راغلو او دا پهلا ځل چه تاسو د خیبر پختونخوا نوم واغستو نو د ټولو زړه خوشحاله شو، ټولو خلقو دومره Clapping اوکړو نو زهٔ ستاسو هم شکرګزار یم او د ټول هاؤس شکر ګزار یم، ډیره مننه، ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: جناب لیاقت شباب صاحب۔ لیاقت شباب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! مجھے موقع دیں، میں کئی مرتبہ-----

جناب سپیکر: بی بی! دے پسے تاسو۔ جناب لیاقت شباب صاحب۔ مائیک آن کریں لیاقت شباب صاحب کا۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکرا څه رنګه چه زمونږ مشر حاجی صاحب خبره اوکړه چه د خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلئ، د اتلسم ترمیم د ضابطے لاندے چه نن تاسو کوم اوتھ واغستو، په هغے زهٔ د خپل ځان د طرف نه او د ټول هاؤس د طرف نه تاسو ته مبارکباد پیش کوم او ورسره ورسره زمونږ دا کشر چه نن په هغه سیټ ناست دے چه په دے سیټ باندے تقریباً دوه کاله د دهٔ والد صاحب، زمونږ ورور، زمونږ Colleague، جناب-----

آوازیں: تره وو۔

وزیر آبکاری و محاصل: د دهٔ تره، Father-in-law، دوه کاله تقریباً دے هاؤس کښے مونږ سره لګه یو ډیر نمایاں کردار ئے ادا کړے دے نو زهٔ دے خپل برخوردار ته هم مبارکباد پیش کوم د ټول هاؤس د طرف نه هم او د خپل ځان د طرف نه هم او هم په دغه موقع باندے جی، زهٔ خو هم دا د خپل صوبے د خلقو نمائندګی په دے شکل کوم چه تریسټھ سال بعد زمونږ دے صوبے ته خپل نوم ملاؤ شو چه په هغے کښے ډیر زیات جدوجهد دے زمونږ د اے این پی د مشرانو، د دوئ د ملګرو،

ورسره د دے صوبے د نورو ملگرو چه کوم د دے اوسیدونکے دی، سیاسی قوتونه وو، نو د هغوی هم ډیر جدوجهد وو خو نن الحمد لله په دے ملک کښے یو داسے اصلی جمهوری حکومت دے چه هغه په Consensus یقین ساتی او هغه د عوامو په نبض لاس دے نو دغه وجه ده چه نن عوامی شومره خواهشات دی، ډیمانډز دی، هغه الحمد لله پوره کیږی لگیا دی۔ نن د هغے غټ مثال دا دے چه نن تریسټهه سال بعد دے صوبے ته خپل نوم 'خیبر پختونخوا' ملاؤ شو، نو په هغے باندے زهٔ د خپل قائدینو چه کوم مرکزی قائدین دی او هغه ټول سیاسی او جمهوری قوتونه، هغه ټولے سیاسی پارټئ چه هغه نن دے Democratic process کښے خپل Shares اچوی لگیا دی، هغه قائدینو ته هم خراج تحسین پیش کومه چه هغوی د دے صوبے د خلقو چه کوم حق وو، هغه ئے دوئ ته واپس کړو او په دے باندے ټول سیاسی لیډرشپ د خراج تحسین مستحق دے او مونږ ورته خراج تحسین پیش کوؤ او یو ځل بیا تاسو ته مبارکباد پیش کوؤ دے گزارش سره چه که چرته خدائے موقع راوسته، قائم مقام گورنرشپ وی نو مونږ پکښے بیا لږ یاد ساتئ جی۔ (قہقہے)

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی کے بعد۔ انہوں نے پہلے، جی نگہت بی بی، نگہت اورکزئی صاحبہ۔ مائیک آن کریں، نگہت بی بی کا مائیک آن کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دینا چاہونگی کہ آج آپ نے حلف لیا، گورنر صاحب جب بھی دورے پہ جائیں گے تو آپ As a acting Governor کام کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے اس بات پہ بھی کہ یہ مبارکباد کا دن ہے، یہ خوشی کا دن ہے کہ ہماری اسمبلی کا سپیکر گورنر کی سیٹ پہ جائے گا لیکن جناب سپیکر صاحب، پورے پاکستان میں دہشت گردی کی جو لہر چلی تھی اور اس میں جتنے بھی شہید ہوئے تھے اور زخمی ہوئے تھے تو جناب سپیکر صاحب، اگر ان لوگوں کیلئے یہاں پہ فاتحہ خوانی ہو جائے اور جو زخمی ہیں، ان کیلئے بھی دعا ہو جائے اور پھر ہمارے ایک آنریبل ممبر جو کئی مرتبہ اسمبلی میں ہمارے ساتھ رہے ہیں، ظاہر شاہ صاحب، جو کہ آج کل بیمار ہیں تو ان کی صحت کیلئے بھی اگر دعا ہو جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ سب سے بڑی بات ہو گی اور ان تمام لوگوں کیلئے جو کہ باالخصوص صوبہ سرحد کے لوگ شہید ہوئے ہیں۔۔۔۔

آوازیں: صوبہ پختونخوا کہیں۔ خیبر پختونخوا ووایه کنه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: توان کیلئے دعائے مغفرت کی جائے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): آپ آئین کی خلاف ورزی کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب مفتی سید جانان صاحب! یہ فاتحہ خوانی اور ظاہر شاہ صاحب سخت علیل ہیں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! ہزارہ میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں، اس کے علاوہ مہتاب عباسی صاحب کی والدہ وفات پا گئی ہیں توان کیلئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ہاں وہ بھی۔ مفتی جانان صاحب! مہتاب عباسی صاحب کی والدہ کیلئے اور سارے جتنے بھی ان ہنگاموں میں شہید ہوئے ہیں، جتنے بھی ہمارے دوست، بھائی جو دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں یا جو بھی ہوں توان سب کیلئے فاتحہ خوانی میں دعا فرمائیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): او کوم نور چه شهیدان شوی دی، د هغوی د پاره هم جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! د ټولو د پاره اوکړئ جی۔

(اس مرحلہ پر شہداء، مرحومین کی مغفرت اور زخمیوں کی صحتیابی کیلئے دعا کی گئی)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دونوں میں سے ایک، جو بھی مرضی ہو، ایک ہی پارٹی کے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، آپ فیصلہ کر دیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: د ظاهر شاه صاحب د پاره خو مو خصوصي سوال اوکړو، هغه خو زمونږ ډیر خوږ ملګرے دے، خدائے د روغ رمټ راولی جی۔ بل صاحب هم ورله سوال دغه اوکړو، دعا ورله بابک صاحب هم اوکړه۔

__جناب منور خان ایڈووکیٹ:__ تھینک یو، سر۔ میں سب سے پہلے آپ کو خیبر پختونخوا کا ترمیم شدہ حلف لینے پہ مبارکباد دیتا ہوں (تالیاں) اور سر، میں جناب علیزئی صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن سب سے پہلے میں خیبر پختونخوا کے بارے میں صرف یہی کہونگا کہ ہزارہ اور خاصکر ایبٹ آباد میں جن لوگوں نے جو آگ لگائی ہے اور اس کی جو جوڈیشل انکوائری ہوئی ہے تو سر، ہم یہاں پہ بلکہ سب یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو بالکل بر سر عام پیش کیا جائے کیونکہ یہاں پہ ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ ان کا رابطہ کراچی کے ساتھ تھا اور یہاں پہ ان کو فنانس کیا گیا ہے چونکہ اس صوبے میں پہلے سے بدامنی تھی جسکی وجہ سے انہوں نے یہاں پر بدامنی پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ سر، میں یہاں فلور پہ یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کو بھی جنہوں نے یہاں پہ ان کو فنانس کیا ہے تو سر، ان کو بھی کم از کم اس انکوائری میں شامل کیا جائے۔ تھینک یو، سر۔

__جناب سپیکر:__ جناب جاوید عباسی صاحب، بیرسٹر جاوید عباسی صاحب۔

__جناب محمد جاوید عباسی:__ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you very much۔ جناب سپیکر! جس مسئلے کی طرف منور خان نے ہاؤس کی توجہ دلائی ہے تو یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر، جب ہمارے ہزارہ میں علیحدہ صوبے کی بات چلی تو سب سے پہلے جناب سپیکر، آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ آپ نے تمام Elected لوگوں کو یہاں بلایا اور دو دن تک آپ نے ان Elected لوگوں کے ساتھ کانفرنس کی، میں منسٹرز صاحبان کا اور چیف منسٹر صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس معاملے کو Seriously لیا اور یہی طے پایا تھا کہ بہت اہم معاملہ ہے۔ یہ معاملہ جو پورے صوبے سے تعلق رکھتا ہے، ایسے اہم مسائل کا حل جناب سپیکر صاحب، پولیٹیکل لوگ اپنے فورم پر دکھاتے تھے اور سب سے بڑا فورم جو تھا، وہ پراونشل اسمبلی تھا، یہ بہت اچھا ہوتا کہ سپیشل اجلاس بلایا جاتا، ہزارہ کے مسئلے پر یہ پوچھا جاتا، یہاں بات کی اجازت ہوتی۔ آج ہزارہ کے اندر اتنی بے چینی پائی جارہی ہے اور ہزارہ کے اندر آج آگ لگائی جا رہی ہے، یہ آگ لگانے والے کون ہیں؟ یہ چاہتے کیا ہیں اور یہ معاملہ کیا ہے؟ آج تک جناب سپیکر، ہمسائے لوگ یا پھر دوست بات کرینگے کہ دو مہینے گزر گئے، مجھے بڑا افسوس ہے کہ اگر اسمبلی کا سپیشل اجلاس اس مسئلے پر بلایا جاتا اور اس معاملے کو ڈسکس کیا جاتا تو آج پورے پاکستان کے لوگوں کو اور ہمارے صوبے کے لوگوں کو بھی اصل حقائق کا پتہ چلتا۔ ہاں اتنے لوگوں کو اصل حقائق سے واقفیت نہیں ہے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے، لوگ چاہتے کیا ہیں، ان کے ایشوز کیا ہیں، اس مسئلے میں کون کون لوگ Involve ہیں اور ان کا

ایجنڈا کیا ہے؟ جناب سپیکر! ہمارا صوبہ، ابھی ملاکنڈ میں بہت بڑی قربانیاں دینے کے بعد اور بہت بڑی تکلیفوں کے بعد ستائیس لاکھ لوگوں کے مہاجر ہونے کے بعد وہاں جا کر امن ہوا تھا اور آج ایک دفعہ پھر ہزارہ اس کی نذر ہو رہا ہے۔ ہمارے لوگوں کا حق ہے، جناب سپیکر، یہ ہمارا آئینی حق ہے کہ اگر ہزارہ کے لوگ علیحدہ صوبے کی بات کرتے ہیں تو بالکل اسی طرح حق ہے کہ کوئی آج سے بیس سال پہلے ڈسٹرکٹ کی بات کیا کرتے تھے، لوگ ڈویژن کی بات کیا کرتے تھے۔ اگر ہزارہ کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے لئے ایک علیحدہ صوبہ ہو، ہاں ہم صوبے کی ڈیمانڈ آئینی اور جمہوری طریقے سے کرنا چاہتے ہیں، صوبے کی ڈیمانڈ اس طرح نہیں کہ ہزارہ کا امن خراب کریں۔ (تالیاں) آج بھی پختونوں کو صوبہ سرحد میں بالعموم اور بالخصوص ہزارہ میں اتنا ہی حق ہے، جتنا ہمارا آج یہاں پشاور کے اندر حق ہے۔ ہم کسی آدمی کو یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ پختون اور نان پختون کی باتیں کر کے ہزارہ سے نفرت شروع کرے۔ آج نفرتیں وہاں سے جناب سپیکر، شروع ہوئی ہیں اور وہاں یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ وہ کون لوگ تھے؟ اتنا بڑا سانحہ ایبٹ آباد کے اندر ہوا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ آٹھ لوگ مر گئے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ بارہ لوگ مرے ہیں، کوئی کہتا ہے چالیس زخمی ہیں، کوئی کہتا تھا کہ دو سو زخمی ہیں۔ آج تک جو جوڈیشل رپورٹ ہے، یہ انہوں نے کہا کہ ہم بھی Determine نہیں کر سکتے کہ اس سانحے میں کتنے لوگ مرے ہیں؟ یہ کتنا بڑا سانحہ ہے؟ دنیا کے کسی اور جگہ ایسا سانحہ ہوتا تو ساری مشینری، (جناب سپیکر، سیکرٹری صاحب کی بات بعد میں سننا، یہ ہزارہ کی اور بالخصوص پاکستان کی بات میں اس وقت کرنے جا رہا ہوں اور جناب سپیکر، آپ کی توجہ پوری چاہیئے ہوگی) آج تک یہ Determine نہیں ہو سکا کہ ان معصوم شہریوں کا، ان میں سے ایک بھی پولیٹیکل ورکر نہیں تھا، یہ تو تحریک چلانے والے بڑے بڑے نام، اپنا انکا کوئی بیٹا نہیں تھا، انکا کوئی بھائی نہیں تھا، وہ شہری جو صرف اپنی مجبوریوں کیلئے، کام کیلئے اور وہ سٹوڈنٹس جو ایجوکیشن حاصل کرنے کیلئے نکلے تھے تو آج ان کو مار دیا گیا، ان کو شہید کر دیا گیا اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ جناب سپیکر، جب یہاں ہائی کورٹ کے جج کی سربراہی میں انکوائری مقرر کی گئی ہے، ہم سب لوگوں کا اعتماد تھا اور آج بھی ہمارے ہزاہ کا اعتماد ہے، آج بھی ہمارا جوڈیشری پر اعتماد ہے، یہ ہزارہ کے لوگوں کی ڈیمانڈ تھی کہ ایک Independent انکوائری ہونی چاہیئے۔ یہاں سے جج صاحب گئے، انہوں نے انکوائری کی ہے اور کسی آدمی نے پوری انکوائری کے دوران، ہر آدمی کیلئے آزادی تھی کہ وہ آئے اور اپنی بات کرے اور اپنی بات پہنچائے، کوئی Objection نہیں کیا گیا۔ مجھے بڑا دکھ ہوا ہے اور میں پورے زور سے کہتا ہوں کہ ہماری

بات اس وقت بھی پریس میں موجود تھی کہ جن دنوں میں، یہ تیسرا دن تھا، ہزارہ میں جو آگ لگائی جا رہی تھی تو ہم نے میڈیا پر آ کے کہا، ہم نے حکومت کو کہا تھا کہ یہاں آگ لگانے کیلئے باہر سے عناصر آ گئے ہیں، ایک منصوبہ بندی کیلئے وہ آ گئے ہیں اور انہوں نے آکر ہزارہ میں اور ایبٹ آباد میں آگ لگائی ہے، اس وقت کے اخبارات دیکھ لیں، میڈیا دیکھ لیں، الیکٹرانک میڈیا تو بڑی تعداد میں وہاں پر پہنچی تھی اور ہم نے اس میں بھی نام لیا تھا کہ یہ ہزارہ کے لوگ آگ لگانا نہیں چاہتے، ہزارہ کے لوگ ویسے نہیں چاہتے، ہزارہ کے لوگ پختونوں کے خلاف بات نہیں کرتے۔ یہ ان جمہوری اداروں کو ختم کرنے کیلئے اور ان کے خلاف ایک سازش تیار ہوئی ہے اور وہ خطہ جو ہمیشہ سے پاکستان کے سپہ سالار اور پاکستان کے دفاع کیلئے ہمیشہ تیار رہا ہے تو اس خطے کا امن خراب کرنے کیلئے بھی کچھ قوتیں باہر سے آئی تھیں۔ الحمد للہ ہماری بات رپورٹ میں ثابت ہو گئی ہے کہ وہ بیرونی ہاتھ تھے، وہ بیرونی ہاتھ کون تھے؟ میری آج حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ ان کو کیوں بے نقاب نہیں کیا جا رہا؟ اگر میں ہوں تو میرا نام لیا جائے، اگر کوئی اور ہے اور جس عہدے کا بھی ہے تو اس کا بھی نام لیا جائے تاکہ پاکستان کے لوگوں کو آج پتہ چلے کہ وہ بیرونی ہاتھ کون تھے اور کیا لینے آئے تھے کہ انہوں نے وہاں آکر کس طرح کی خونریزی کی ہے؟ جناب سپیکر! آپ اس ماحول اور ان سڑکوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے، آپ وہاں ان بچوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے جو آج بھی ڈر کے سکول جا رہے ہیں، وہ آج بھی اپنے آپ کو Secure feel نہیں کر رہے۔ اتنے لوگ مرے ہیں اور آج رپورٹ، کیا ہوا ہے؟ میرا خیال ہے جناب، کہ ایک ہفتہ یا اس سے زیادہ کا ٹائم ہو گیا ہے۔ ہزارہ کے لوگوں کی خواہش تھی کہ جس جس آدمی کا بھی نام لیا گیا ہے تو ہمیں اعتماد ہے، ان کے خلاف پرچہ درج ہونا چاہیئے اور جناب سپیکر، ان کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیئے اور سب سے زیادہ یہ کہ جو پیچھے ہاتھ ہے جناب، آج انہوں نے کہا ہے کہ ان کا عمل دخل ہے، ہم نے اس وقت بھی کہا تھا اور میں آج بھی کہتا ہوں کہ یہ گڑبڑ کرانے میں سب سے زیادہ مسلم لیگ (ق) کا ہاتھ ہے۔ (تالیاں) مسلم لیگ (ق) والوں میں چودھری شجاعت سے لیکر آج تک اس تحریک میں اور کوئی نہیں تھا اور مسلم لیگ (ق) والوں نے ہمارے ہزارہ آ کر آگ لگائی ہے (تالیاں) اور یہ مسلم لیگ (ق) والے جو آئے ہیں تو یہ وہ گماشتے ہیں جو پرویز مشرف کی گود میں پڑے تھے اور انہوں نے پرویز مشرف کے ایجنڈے پر آکر آج ہمارے صوبے کے اندر آگ لگائی ہے۔ یہ جناب، کوئی ٹیم نہیں ہے، یہ چودھری شجاعت کے خلاف پرچہ ہونا چاہیئے۔ (تالیاں) یہ وہاں کے پارٹی کے مرکزی لیڈر ہیں جنہوں نے آکر آگ لگائی ہے تو ان کے خلاف پرچہ

ہونا چاہیئے، ان کو سزائے موت ہونی چاہیئے۔ جب تک ان کو سزا نہیں ملے گی، ہزارہ کے غم آج بھی ہیں، ہاں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط کہہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہماری بہن کو کہو کہ یہ ہماری بات سن لے اور پھر اپنی باری پر بات کرے، یہ آج۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ میری بات سنیں، آپ کو موقع دیا جائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اس کو جواب دونگی۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ بیٹھ جائیں۔ نگہت بی بی، آپ بیٹھیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: اس پوری Campaign میں یہ جو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اس کو جواب دونگی اور ہزارہ کے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ جو ہم بات کرتے ہیں، ہزارہ کے بارے میں ہمیں بات کرنے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! اس طرف چیئر کو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم سچ کہیں گے، یہ وقت آگیا ہے کہ ہمیں سچ کہنا ہوگا اور ہر ایک کو یہاں سچ بولنا ہوگا۔ آج دیکھ لیں، یہ Elected لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہم سیاسی جماعتوں کے لوگ ہیں۔ جناب سپیکر، کسی کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے، کسی کا اے این پی سے ہے، کسی کا (ق) لیگ سے ہے، کسی کا مسلم لیگ (ن) سے ہے، ہم سارے Elected لوگ اس صوبے اور ہزارہ میں امن چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ کون Elected لوگ ہیں جو صوبے کے خلاف ہیں؟ پورے صوبے کے عوام، وہاں Campaign کی ضرورت نہیں، ہر آدمی اس معاملے پر پریشان ہے۔ جناب سپیکر! یہ جو قوالوں کی ایک ٹیم ہے، قوالوں کی، کوئی سیاسی جماعتیں ہوتی ہیں، کوئی قوالی کرنے کیلئے آتا ہے۔ (قہقہہ) جو پورے ہزارہ میں قوالی کر رہے ہیں۔ (تالیاں) ان میں کوئی سیاسی جماعت شامل نہیں ہے، اس میں صرف اور صرف مسلم لیگ (ق) کے وہ ہارے ہوئے لوٹے، جنہیں ہزارہ کی دھرتی میں ہم نے ایک دفعہ نہیں، کئی دفعہ شکست دی ہے اور انشاء اللہ یہ۔۔۔۔۔

(تالیاں / شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں انہیں چپ کرونگی۔ صدر پاکستان نے جب سے اوتھ لیا ہے تو اس نے غداری کی تھی آئین کے ساتھ، اس نے پختونخوا کہا تھا اور میں سمجھتی ہوں کہ اے این پی کو شکست ہوئی ہے اور اے این پی کو شکست دینے والا نواز شریف ہے۔ اس نے سیاست میں لگا کر پختونخوا۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: یہ آنریبل ممبر صاحبہ تشریف رکھیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بیٹھیں، آپ بیٹھیں۔ نگہت بی بی! آپ بیٹھیں۔

(شور)

<u>Mr. Speaker</u>: No cross talk, no cross talk.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: یہ سچ بڑا کڑوا ہوتا ہے اور جناب سپیکر، سچ سننے کیلئے طاقت چاہیئے ہوتی ہے۔ یہ وہ گماشتے ہیں جن کو ہم نے الیکشن میں کئی دفعہ شکست دی ہے اور آنے والے وقتوں میں انشاء اللہ ان کو سیاسی منظر عام پر وہ شکست دینگے جو ان کا مقدر ہوگا (تالیاں) لیکن جناب سپیکر، اس میں اور کوئی سیاسی ورکر شامل نہیں ہے، اس میں اور سیاسی لوگ نہیں، یہ صرف مسلم لیگ (ق) کا وہ ٹولہ میں نام لیکر بتا سکتا ہوں کہ ہزارہ کی عوام نے ووٹ کے ذریعے ان کو دفن کر دیا تھا، انہوں نے نئی زندگی لی ہے ہمارے لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کیلئے۔ جناب سپیکر، ہم کہتے ہیں کہ یہ آئینی جنگ ہے اور اس کیلئے عوام اور ہم لڑیں گے الحمد للہ۔ یہ Elected لوگ، سب سے پہلے انہوں نے کہا جناب سپیکر، کہ ہم نے ان Elected لوگوں کو شامل نہیں کرنا، Elected لوگوں کو اسلئے وہ شامل نہیں کرتے کہ Elected لوگ آئین اور قانون کی بات کرتے ہیں جناب سپیکر۔ آج کون ہے؟ اس بات کو بڑا Serious لیا جائے جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: یہ بالکل غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کر رہے ہیں اور غلط۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کو موقع ملے گا، آپ اپنی جماعت کا مؤقف پھر پوری وضاحت سے پیش کر لیں، آپ کو موقع مل جائے گا۔ جی مختصر کریں، جاوید عباسی صاحب۔ جاوید عباسی صاحب! مختصر کریں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر! ہمارے اندر اور باہر آگ لگی ہوئی ہے، ہم ہر روز آگ سے کھیلتے ہیں اور آگ سے نکل کر آتے ہیں، ہمیں آج بھی، یہ پانی پھینکیں گے انشاء اللہ۔ انہوں نے آج سے جناب سپیکر، وہاں Election campaign شروع کی ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ Elected لوگ استعفیٰ دیکر باہر آئیں۔ ہم نے کہا نہیں، یہ آئینی کام ہے، آئینی جنگ ہے اور یہ ایوانوں کے اندر انشاء اللہ ہم لڑیں گے، یہ

ہمارا حق ہے اور ہم صوبے کیلئے بات کرینگے۔ ہزارہ کے لوگ علیحدہ صوبے کی خواہش رکھتے ہیں، ان کیلئے ہم آئینی اور قانونی جنگ اپنی جگہ جاری رکھیں گے لیکن جناب سپیکر، ہماری حکومت سے پرزور اپیل ہے، حکومت سے گزارش ہے کہ جناب میاں صاحب ہزارہ والوں کو بھی اپنا بھائی سمجھیں۔ ہزارہ کے لوگ غیرتمند اور عزتمند ہیں جو ہمیشہ پاکستان کے دفاع کیلئے، پاکستان کی سلامتی کیلئے اور اس صوبے کی عزت کیلئے سب سے آگے رہے ہیں تو آج ان کے زخموں پر آپ نے مرہم رکھنی ہے، آج آپ نے ان کی بات سننی ہے، ان کے پاس آپ نے جانا ہے اور یہ جو (ق) کا ٹولہ ہے، اس سے مت ڈریں۔ یہ کون کہتا ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ حکومت کا کوئی آدمی نہیں آسکتا، صوبہ سرحد میں آپ کی حکومت ہے اور ہم اسے سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: یہ کوئی، ہم جمہوری لوگ ہیں اور ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں آپ Elected ہیں، چیف منسٹر صاحب Elect ہوا ہے، الیکشن میں ووٹ لیکر آیا ہوا ہے، کسی کے باپ کی جرات نہیں ہے کہ وہ ہزارہ میں کوئی ایسا کام کرے جس سے ہماری اور آپ کی عزت خراب ہو۔ ہم نے ان کو چھٹی ضرور دی تھی اور ہم نے کہا تھا کہ شاید یہ باتوں سے سمجھ جائیں گے لیکن یہ وہ بھوت ہیں جو باتوں سے نہیں، لاتوں سے سمجھائے جاسکتے ہیں۔ جناب سپیکر۔ (تالیاں) اب وقت آگیا ہے اور یہ جو میری بہن بیٹھی ہوئی ہے، یہ بھی اندر سے میرے ساتھ ہے۔ (قہقہے) یہ جو بڑے شوق سے قلندر لودھی وہاں تقریریں کرتا تھا۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب! وہ نہیں ہیں اور یہ ان کا نام بار بار۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: کاش آج جب بات ہوتی تو وہ یہاں موجود ہوتا۔ اب اس وقت قلندر لودھی، آپ کی بات میں مانتا ہوں، میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں میری بہن، آپ بڑی قابل ہیں، کاش آج پارلیمانی لیڈر، وہ پارلیمانی لیڈر جو وہاں کھڑے ہو کر مگرمچھ کے آنسو روتا ہے، وہ جھوٹ کہتا ہے، اسمبلی کا ریکارڈ دیکھ لیں، جب بھی پختونخوا کا نام آیا تو اس نے کبھی بات نہیں کی، وہ تو اپنے بھائی کے ٹھیکوں کیلئے کبھی منسٹروں اور کبھی چیف منسٹر کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ وہ آج ہمیں بتائے، آج وہ ہوتا تو وہ کس طرح سامنا کر سکتا تھا؟ اس دوغلی پالیسی کے ہم خلاف ہیں کہ جب اٹک سے اس طرف جائیں تو اور بات کریں اور اٹک سے اس طرف

آئیں تو اور بات کریں۔ جناب سپیکر، ان کو اسلئے بے نقاب کرنا ہے اور ہونا چاہیئے۔ آج یہاں پورے ہزارہ کے Elected لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ سارے اپنی اپنی بات کرینگے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: پہلے میں بات کرونگی اور اس کے بعد یہ بات کرینگے۔

<u>Mr. Speaker</u>: No interruption, no interruption.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، جاوید عباسی صاحب، آپ رک جائیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جی جی۔ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: ادھر میں آپ کو ایک رول کا حوالہ دیتا ہوں، رول (c) 223 کا کہ "A Member while present in the Assembly shall not interrupt any Member while he is speaking". Moreover under rule 219 (e), "a Member while speaking shall not make a personal charge against a Member"، تو آپ پارلیمنٹری لینگویج میں بات کریں گے اور کسی ممبر کو ذاتی وہ نہیں کرینگے۔ جی جاوید عباسی صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>Mr. Speaker</u>: No interruption, no interruption, only five minutes.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ بڑی سیریس بات ہے اور ہمیں اس کو مذاق میں نہیں لینا چاہیئے۔ یہ ہزارہ کے لوگ آج اپنا کیس آپ کے سامنے رکھنے کیلئے آئے ہیں، پہلے آپ انہیں موقع دیں، ان کی بات سنیں۔ اگر میری بات میں غلطی ہوئی ہے، میں اسمبلی کے Before کھڑا ہو کر جناب سپیکر، آپ معزز سے معافی مانگوں گا۔ میں کوئی ایسی بات کروں گا جو حقائق، لیکن وقت آ گیا ہے کہ ہم سب کو آج بولنا ہے جناب۔ جناب سپیکر، میری گزارش ہو گی کہ پورا ایک دن ہمارے لئے مختص کیا جائے اور آج یا کل Continue رکھا جائے کہ ہم ہزارہ کے معاملے پر پوری ڈیٹیل سے بات کریں کہ وہاں کون لوگ ہیں؟ وہاں محرکات کیا ہیں؟ حکومت کی خاموشی کا بھی ہمیں پتہ چلے کہ حکومت وہ رپورٹ کب Implement کرے گی؟ یہ اگر دو، چار، چھ آدمی کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانتے ہیں تو وہ کل کہیں گے کہ ہم اسمبلی کو نہیں مانتے، آپ اسمبلی کو نہیں چلائیں گے؟ کل وہ کہیں گے کہ ہم عدالتوں کو نہیں مانتے اور آپ عدالتوں کو نہیں چلائیں گے؟ جوڈیشری رپورٹ آئی ہے اور پوری کارروائی کے دوران کسی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور ہونا یہ چاہیئے تھا کہ اعتراض اس وقت کرتے لیکن اب

جب رپورٹ آئی ہے، آپ کو ان بڑے بڑے ناموں سے ڈر ہے جن کا ذکر میں نے یہاں کیا ہے، ان کو پتہ چل گیا ہے کہ اب وہ نام آنے والے ہیں جن کی ہم نے ہمیشہ نشاندہی کی تھی اور جنہوں نے ہزارہ میں آکر خونریزی کی ہے۔ جناب سپیکر، وہ ہزارہ کیلئے نہیں لڑ رہے تھے، ان کا ایجنڈا علیحدہ ہزارہ صوبے کا نہیں تھا اور جو لوگ انہوں نے آج آگے کئے ہوئے تھے، وہ بھی ہزارہ صوبے کی بات نہیں کرتے، یہ صرف سیاسی جماعتوں کا کردار، سیاسی جماعتوں کو Defame، سیاسی ورکروں کے اندر بے چینی پیدا کرنے کیلئے پورے صوبے اور پورے پاکستان میں آج نکلے ہوئے ہیں اور کچھ دن پہلے کہتے تھے کہ ایبٹ آباد سے نکلتے ہوئے دو لاکھ آدمی ہمارے ساتھ اسلام آباد جائیں گے۔ کل اہلیان ہزارہ نے دیکھ لیا کہ جب وہ نکلے تو ان کے ساتھ دو سو آدمی بھی نہیں تھے، لوگوں کو ان کے کرتوتوں کا پتہ چل گیا ہے۔ ہاں جناب سپیکر! لوگ اس ٹولے کے ساتھ بالکل نہیں ہیں۔ لوگ ہزارہ صوبے کی تاریخ کے ساتھ، ہر صوبے کے حقوق کے ساتھ اور جناب سپیکر، ہزارہ کے لوگ Genuinely یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جاتا جو ہمارا حق ہے۔ کل بجٹ پیش ہونا ہے اور مجھے یقین ہے کہ بڑے بڑے، یہاں ہمارے دو بزرگ ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، وقت آگیا ہے کہ آپ ہزارہ کیلئے خود ہم سے بھی زیادہ آواز اٹھائیں اور آپ کہیں کہ وہ ہمارے بھائی ہیں، آپ ان کے زخموں پر مرہم رکھیں، ان کی بات سنیں، ان کے مسائل کا حل تلاش کریں اور جناب سپیکر، اگر کوئی بات بھی کرنی ہے تو ان منتخب لوگوں سے کی جائے۔ ہزارہ کے جو منتخب ارکان ہیں، ان کو یہاں بلائیں، ان کو پتہ ہے کہ ہمارے مسائل کیا ہے؟ اور مجھے یقین ہے کہ آج اسمبلی ختم ہونے سے پہلے وہ جو خفیہ ہاتھ تھے جناب، جن لوگوں نے وہاں لوگوں کو شہید کروایا ہے، جنہوں نے لوگوں کو مارا ہے، جن لوگوں نے ہمارے ہزارہ کا امن تباہ کیا ہے جناب سپیکر، وہ شہر جو امن کا گہوارہ ہوا کرتا تھا جہاں پورے پاکستان سے سیاح آیا کرتے تھے اور وہاں رہا کرتے تھے، ان کی خدمت ہوتی تھی جناب سپیکر، ہماری بزنس بھی تباہ کر دی گئی ہے، ہمارا امن بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور ہمیں ایک آگ میں دھکیلا جا رہا ہے، جناب سپیکر۔ لہذا آپ اور حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ جن لوگوں نے ہزارہ کا امن تباہ کیا ہے، فوری طور پر نہ صرف ان کے نام بے نقاب کئے جائیں بلکہ 302 کی دفعہ لگا کر ان کو سزائے موت دی جائے، جناب سپیکر۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔ نگہت اورکزئی بی بی، لیکن اتنا میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنا مؤقف پارلیمانی زبان اور انداز میں پیش کریں۔ نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں جی، سب بیٹھیں۔ میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا تو اسلئے ان کو ٹائم دے رہا ہوں۔ جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یو منٹ جی، چہ یو زنا نہ پا ئخی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ ان کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب بھی ہماری کوئی لیڈی اٹھ کھڑی ہوتی ہیں تو مہربانی کر کے ان کا احترام سب پہ واجب ہوتا ہے۔ جی نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ کا احترام صد واجب ہے اور میں اسی زبان میں بات کروں گی کہ یہاں کے معزز ایوان کیلئے جو سمجھی جاتی ہے، پارلیمانی زبان جسے کہتے ہیں اگرچہ میرے بھائی نے، آنریبل ممبر نے یہاں پر پارلیمانی زبان کی دھجیاں اڑادی ہیں لیکن میں اسی قسم کا اگر کردار ادا کروں گی تو یہ ایک مناسب بات نہیں ہوگی۔ سر، اس سے پہلے میں یہ سمجھتی ہوں کہ تعصب کی بات کرنے کیلئے:

ے گھن کی صورت یہ تعصب تجھے کھا جائے گا
اپنی ہر سوچ کو محسن نہ علاقائی کر

جناب سپیکر صاحب! ملاکنڈ سے لیکر چترال تک، چترال سے لیکر ڈی آئی خان تک، ڈی آئی خان سے لیکر پشاور کی ویلی تک، یہاں پر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ ہمارا ہے، ہماری جگہ ہے اور اس کے وارث ہم ہیں۔ اس کے وارث وہ سب لوگ ہیں جو اس پاکستان میں اور سپیشلی اس صوبے میں جو رہ رہے ہیں، وہ پاکستان، وہ صوبہ سرحد کے رہنے۔۔۔۔۔

ایک آواز: خیبر پختونخوا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: صوبہ سرحد کے رہنے والے باسیوں کے ___، جناب سپیکر صاحب، میرا خیال ہے کہ جب میں بات کر رہی تھی تو آپ نے کہا تھا Interruption نہیں ہوگی۔

جناب شاہ حسین خان: آئین کی خلاف ورزی کریں گے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اسی اسمبلی میں دوڈھائی سال تک اس آئین۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: No Interruption, no interruption, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آئین کی دھجیاں اڑاتے رہے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کی رولنگ تھی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو مخاطب کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، میں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اوکزئی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تو ان کو آگے بڑھنے دیں تاکہ کارروائی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ آپ کی رولنگ تھی، یہ میرے بھائی بشیر بلور کی بات تھی کہ میرا صوبہ ہے، میرا صوبہ ہے، میں اس کو پیار سے جس نام سے پکاروں، میں اس کو پکار سکتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! اسی فلور پر آپ کی جب ہم بات کرتے تھے اور جب یہ پختونخوا کہتے تھے، یہاں پر باقاعدہ رولنگ موجود ہے کہ اس صوبے کو پیار سے کوئی بھی نام دیا جاسکتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں 'صوبہ سرحد' اس کو پیار سے کہتی ہوں اور کہتی رہوں گی۔ جناب سپیکر صاحب، صوبہ سرحد کے رہنے والے تمام لوگ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں تاکہ یہ معاملہ ختم ہو جائے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، رولنگ کیا فرما رہی ہے؟۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، یہ بات تو ہے ہی نہیں کہ آپ رولنگ مانگ رہے ہیں۔ کیا بات ہے؟ یہاں میں صوبہ سرحد کہوں گی، میں صوبہ سرحد کہوں گی، کہنے دو۔ یہاں پر جو میں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم لوگ بات کرتے تھے، سپیکر صاحب، نے رولنگ نہیں دی تھی؟ جناب سپیکر صاحب! اب آپ غیر آئینی کام کریں گے۔ اگر آپ نے رولنگ دی تو میں کھڑی رہوں گی اور وہ بولتے رہیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنا مؤقف پارلیمانی انداز میں واضح کریں اور ایسی بات سے اجتناب کریں جس سے آپ کا مؤقف سننے میں Disturbance پیدا ہو۔ پلیز۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی آپ بیٹھیں، بیٹھیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس صوبے کے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ انہیں موقع دیدیں، موقع دیدیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اس صوبے کے رہنے والے تمام لوگ، چاہے وہ ہزارہ کے ہوں، چاہے وہ پشاور کے ہوں، چاہے وہ چترال کے ہوں مگر ہم سب اس صوبے کے رہنے والے لوگ ہیں اور اسی صوبے پہ اتنا ہی حق چترال والوں کا ہے، جتنا پشاور کے رہنے والوں کا ہے۔ ایک تو میں یہ بات کلیئر کردوں کہ کوئی اپنے آپ کو پشاور کا، چترال کا یا ہزارہ کا والی وارث نہیں کہہ سکتا، اس صوبے کے ہم سب وارث ہیں اور جہاں پر بات آ رہی ہے کہ یہاں پر انکوائری ہوئی ہے، جناب سپیکر صاحب، میں اس بات پہ بالکل متفق ہوں کہ یہاں پہ جو انکوائری رپورٹ آئی ہے اور اس میں جن جن کے نام ہیں، چاہے اس میں میرا نام ہے، چاہے اس میں جس کا بھی نام ہو تو اس کو سامنے لایا جائے (تالیاں) اور جناب سپیکر صاحب، یہاں پر جن قائدین کے بارے میں بات کی گئی ہے، میرا خیال ہے کہ ان قائدین کے قد وکاٹ تک یہاں ہم جیسے بیٹھے ہوئے لوگ پہنچ بھی نہیں سکتے کیونکہ ان لوگوں نے بہت بڑے بڑے کام اس ملک کیلئے کیے ہیں، وہ کوئی وزیراعظم رہا ہے اور کوئی وزیراعلیٰ رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ ہزارہ کی سچوئیشن کو یہاں پہ نہ پیپلز پارٹی سمجھ رہی ہے، نہ اے این پی سمجھ رہی ہے اور نہ کوئی اور پارٹی سمجھ رہی ہے، ہزارہ میں جو کام تھا، وہ اگر مرد نہیں کہہ سکتے تو ایک خاتون ہونے کے حوالے سے میں کہتی ہوں کہ سارا اسپانسر کیا تھا الطاف حسین نے اور ایم کیو ایم ہمارے صوبے کے امن کو خراب کرنا چاہتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ لاشیں پاکستان مسلم لیگ (ق)، یہ لاشیں پاکستان مسلم لیگ (ن)، یہ

لاشیں اے این پی، یہ لاشیں پیپلز پارٹی اور یہ لاشیں جمعیت علمائے اسلام، کوئی نہیں گرا سکتا، کوئی محب وطن آدمی یہاں پر یہ لاشیں یا خون خرابہ برداشت نہیں کر سکتا لیکن جناب سپیکر صاحب، وہ لوگوں جن لوگوں کے ہاتھوں پر لہو لگے ہوئے ہیں اور وہ رہنے والے کراچی کے ہیں اور ان کا لیڈر باہر کے ملک میں بیٹھا ہوا ان کو سپانسر پر سپانسر کر رہا ہے۔ پنجاب کو اس نے دہشتگردی کا اڈا بنا دیا ہے، این ڈبلیو ایف پی کو اس نے دہشتگردی کا اڈا بنا دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس نے ہر جگہ پر، آپ یہ بات بھی دیکھ لیں کہ یہاں پر آج تک میرے پختون بھائیوں میں سے کوئی نہیں اٹھا، انہوں نے کوئی بات نہیں کی کہ کراچی میں ایم کیو ایم کے ہاتھوں ہمارے جتنے بھی پختون وہاں پر شہید ہوئے ہیں، وہاں پر ہمارے پختونوں کا جو خون بہایا گیا ہے، جناب سپیکر صاحب، اس اسمبلی میں یا کسی بھی اسمبلی میں بیٹھنے والے لوگوں میں نہ کوئی قاتل ہو سکتا ہے، نہ شرپسند ہو سکتا ہے اور نہ ہی دہشت گرد ہو سکتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں گورنمنٹ سے یہ اپیل کروں گی کہ اس انکوائری رپورٹ کو جلد از جلد منظر عام پر لایا جائے اور اس کو عوام کی نظروں کے سامنے لا کر چسپاں کر دیا جائے تاکہ ہر آدمی اس لیڈر شپ کو دیکھ لے کہ جنہوں نے خون بہایا ہے اور ہمارے نوجوان نسل کو بے دردی سے قتل کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آخر میں میں یہ کہوں گی کہ اگر ہم لوگ، تمام سیاسی جماعتیں ایک دوسرے کے ساتھ لڑتی رہیں اور ایک ایک کو قاتل کہتا رہا اور دوسرا دوسرے کو قاتل کہتا رہا تو بیرون ملک کے جو خفیہ ہاتھ ہیں، ان سے ہم پاکستان کو کیسے بچائیں گے؟ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ دس انگلیوں کا مکا بنیں اور ماردیں ان تمام لوگوں کے منہ پر جو ہمارے پاکستان کو، ہمارے اس صوبے کو دہشتگردی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ میں آپ سے اتنا عرض کرتا ہوں کہ ہزارہ ہمارے صوبے کا ایک پرامن اور بہت خوبصورت علاقہ ہے، اس میں Disturbance ہے تو آج بڑے کھلے دل سے آپ اپنی لیڈر شپ کا ذرا مظاہرہ کریں اور ادھر ایسی باتوں سے اجتناب کریں جس سے مٹھاس کی بجائے تلخی اور بڑھے۔ آپ سے گزارش ہے کہ یہ بہت سیریس معاملہ ہے، اس میں برداشت سے کام لیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب، میٹھے انداز میں سب کریں گے۔ میں موقع دیتا ہوں لیکن مفتی صاحب نے اکیلے نماز پڑھی، اب ہم کیا کریں گے؟ مفتی کفایت اللہ صاحب! مختصر الفاظ میں تاکہ نماز کا وقت بھی ضائع نہ ہو، نماز کے وقت کا بھی خیال رکھیں۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، ایک نہایت اہم اور نازک موضوع پر آپ نے مجھے موقع دیا ہے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اپنی بات سے پہلے میں ذرا اپنی پوزیشن بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو اوتھ اٹھایا تھا، وہ تھا صوبہ سرحد کا۔۔۔۔

ایک آواز: خیبر پختونخوا۔

مفتی کفایت اللہ: ہم نے جب اوتھ اٹھایا تھا تو اس وقت این ڈبلیو ایف پی تھا، اب وہ تو نہیں رہا۔ اب کیا ہمیں نئے سرے سے اوتھ اٹھانا چاہیئے خیبر پختونخوا کیلئے یا نہیں؟ سوال ہے، طنز نہیں ہے اور اگر ہم یہ اوتھ اٹھائیں گے خیبر پختونخوا کا تو کیا یہ باقیماندہ مدت کیلئے ہوگا یا یہ پانچ سالوں کیلئے ہوگا؟ (قہقہے) اگر یہ خیبر پختونخوا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب کا فتویٰ پانچ سال کیلئے ابھی آرہا ہے، آئندہ پانچ سال کیلئے۔ جی۔

مفتی کفایت اللہ: خیبر پختونخوا کے نام سے اگر ہمیں مزید ریلیف ملتا ہے تو میرے خیال میں اس قانونی سقم سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں پیپلز پارٹی اور اے این پی کے ساتھیوں کی اس خوشی میں شریک ہوں کہ انہوں نے تر سٹھ سال جدوجہد کی اور بالآخر وہ اپنے اس جدوجہد میں کامیاب ہوگئے اور صوبے کا نام تبدیل ہوگیا۔ اب ہم Colleagues لوگ ہیں ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ ان کے گھروں میں خوشی ہو اور ان کی خوشی کی بنیاد پر میں اپنے گھر میں ماتم مناؤں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ایک مؤقف تو ہوگا لیکن میں ضرور یہ کہوں گا کہ آپ کو جو مٹھائی کھانے کا موقع ملا ہے، آپ کو مبارک ہو (تالیاں) اور آپ کی اس خوشی میں، اس احساس میں ہم شریک ہیں۔ جناب سپیکر! میرا تو ان سے ایک گلہ ہے اور بھائیوں میں گلہ ہوتا ہے، یہ ناراض بھی نہیں ہوں گے اور میں خالصتاً علمی بات کروں گا، میں سیاسی بات نہیں کروں گا۔ اس کی ایک وجہ ہے اور یہ ریکارڈ پر ہے کہ جمعیت علماء اسلام اس آئینی اصلاحات کمیٹی کی رکن ہے اور خیبر پختونخوا پر Sign کیا ہے اور جب آپ حضرات شکریہ ادا کرتے ہیں تو اس میں مولانا فضل الرحمان صاحب کا ایک بہت بڑا نام آتا ہے، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ہمارا جماعتی مؤقف وہی ہے جو سامنے والے ساتھیوں کا ہے جس پہ تالیاں بجتی رہتی ہیں۔ (تالیاں)

مجھے بھی تالی سننے کا شوق ہوتا ہے لیکن میری ایک مجبوری ہوتی ہے کہ میں اس کے باوجود بھی ایک ٹھیک بات کرتا ہوں۔ میرا ان سے گلہ یہ ہے کہ آپ کے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے اور آپ کے پڑوس میں ہم مولوی رہتے ہیں، (قہقہہ) آپ ہم سے کم از کم اتنا پوچھیں کہ بچے کا نام کیا رکھیں؟ ہم آپ کو وہ ٹھیک نام بتائیں گے کہ آپ کا بیٹا مبارک ہو اور یہ نام مناسب ہے۔ اگر اس بچے کا نام یہ رکھیں 'شہتوت خان' اور میں ان کو بتاؤں کہ یہ شہتوت خان نہیں ہے، 'عبدالکریم' ہے تو عبدالکریم نام رکھنے سے میں نے کوئی اصلاح کر دی ہے؟ اور اس میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے، اب یہ آئین کا حصہ بن گیا ہے۔ میں ایک افتتاح کر رہا تھا اور وہاں پر خیبر پختونخوا لکھا ہوا تھا تو میرے مقابلے میں ہارا ہوا جو میرا حریف تھا، اس نے اس تختی کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، یہ ہمارا مؤقف ہے لیکن یہ تو اب خیبر پختونخوا ہے، چترال بھی خیبر پختونخوا ہے، ہزارہ بھی خیبر پختونخوا ہے، اس سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا (تالیاں) اور اگر کوئی آدمی اس کا نام تبدیل کرنا چاہتا ہے تو وہی راستہ اختیار کرنا پڑے گا جو اے این پی اور پیپلز پارٹی نے اختیار کیا ہے۔ گلی کوچوں میں اور سڑک بند کرنے سے نہ صوبے بنتے ہیں، نہ نام تبدیل ہوتے ہیں، یہ تو حقیقت ہے۔ اب جب میں نام لوں گا یا کوئی درخواست لکھوں گا تو اس میں خیبر پختونخوا ہی لکھوں گا اور میں وہ پرانا نام 'شمالی مغربی سرحدی صوبہ' نہیں لکھ سکتا، خیبر پختونخوا لکھوں گا لیکن یہ ٹھیک ہے کہ اس تمام واقعات کے اندر میں ایک گزارش بھی کرنا چاہتا ہوں۔ میں محترم اسفندیار خان صاحب کا بھی احترام کرتا ہوں، میاں نواز شریف صاحب کا بھی کرتا ہوں، زرداری صاحب کا بھی کرتا ہوں یعنی جو سیاسی لوگ ہیں، ان میں سے کسی آدمی کی بے احترامی نہیں کرتا لیکن یہ گزارش ہے کہ یہ جو پختونخوا نام ہے اور نام میں کس قسم کی ابہام نہیں ہونا چاہیئے، سپیکر صاحب، ہماری ایک بہت بڑی پٹی ہے اور وہ پختون کو پشتون کہتے ہیں، اب یہاں پر وسطی اضلاع میں، ہزارہ ڈویژن میں، ملاکنڈ میں یہ پختون ہوگا اور نیچے کے اضلاع میں یہ پشتون ہوگا، نام ایک ہی ہے اور یہ اسلئے ہے کہ ایک 'س' کی طرح ایک لفظ ہے اور اس کے اوپر نیچے نقطہ ہے، اس کو ہم 'خ' آواز دیتے ہیں اور وہ 'ش' آواز دیتے ہیں تو یہ نام یہاں 'پختونخوا' اور وہاں 'پشتونخوا'، تو اس کے اندر یہ ایک بات موجود ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پختون بہرحال ایک قوم ہے، ایک نسل ہے، اس سے تو انکار نہیں کر سکتے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس صوبے کے اندر ایسے لوگ موجود ہیں جو پختون نہیں ہیں۔ اسلام ہماری یہ تربیت کرتا ہے کہ اگر نو لوگ ایک زبان بولتے ہیں اور دسواں آدمی دوسری زبان بولتا ہے تو اسلام کی تربیت یہ ہے کہ ایسی زبان استعمال نہ کی جائے کہ دسواں آدمی اس میں

اجنبیت محسوس کرے۔ تو جب آپ نام دیں گے اور شناخت دیں گے تو اس میں لازمی بات ہے کہ آپ اس کے اندر اشتراک پیدا کریں گے، عدم اجنبیت اور اپنائیت کا احساس دیں گے اور اگر کوئی آدمی یا ایک کارنر کا اس پہ اتفاق نہیں ہوتا اور وہاں پر اکثریت کا فیصلہ ہوتا ہے تو پھر اس اکثریت کے فیصلے کو بڑی حکمت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تاکہ اس میں خون خرابہ نہ ہو۔ میری یاداشت ٹھیک ہے، اگر ٹھیک نہیں تو جناب سپیکر، آپ ہماری یاداشت ٹھیک کر لیں کہ اس اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی تھی اور وہ لفظ پختونخوا، اس کا معٰنی یہ ہے کہ ہم نے پختونخوا مانگا ہے اور ہم نے خیبر نہیں مانگا۔ میں آپ سے ایک گلہ کرتا ہوں کہ جب ہم ایک آدمی کے دو نام رکھ رہے تھے اور ہمارا دعویٰ یہ تھا کہ گلگت بلتستان والوں کا چونکہ ایک صوبہ ہے اور دو نام ہیں تو بھئی ان کی کوئی مجبوری ہو گی ہماری تو ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے اور جب ہم خیبر اور پختونخوا دونوں کو مرکب کر کے نام بنا رہے تھے پھر ایک اسمبلی کا اجلاس آ جاتا، آپ کے پاس اکثریت ہے، ہم اس کا احترام کرتے ہیں، جب آپ نہیں چاہتے تو اجلاس نہیں ہوتا، حکومت کے پاس اکثریت ہے، وہ اگر پھر ایک ریزولیوشن پاس کر لیتے کہ جی اب پختونخوا نہیں ہے، خیبر پختونخوا ہے۔ جمہوری دور میں اگر اداروں کو نظرانداز کیا جائے تو اس کا اچھا نتیجہ نہیں نکلتا۔ لفظ پختون ایک قومی لفظ ہے اور نسلی لفظ ہے اور جب آپ نسلی عصبیت اور قومی عصبیت کی بات کریں گے تو اس کا ردعمل آئے گا۔ جناب سپیکر، ہمیں اس حقیقت سے انکار نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم سب سے پہلے مسلمان ہیں، بعد میں پختون ہیں، ہم سب سے پہلے مسلمان ہیں، بعد میں بلوچ ہیں اور ہماری ان شناخت سے پاکستانی قوم کی تشکیل ہوتی ہے، لہذا جناب نبی کریم ﷺ نے اس قسم کے تعصب کے الفاظ سے منع فرمایا ہے۔ میں ایک واقعہ quote کرتا ہوں کہ مہاجر وہ لوگ ہیں جو مکہ سے مدینہ آئے اور انصار وہ لوگ تھے جو مدینہ کے اندر رہتے تھے، ان کو ویلکم کیا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ دو آدمیوں کے درمیان لڑائی ہوئی اور انصار نے کہا یا اہل انصار، آؤ انصاری آؤ میری مدد کیلئے اور مہاجر نے کہا آؤ مہاجر، آؤ میری مدد کیلئے، آپ علیہ صلواۃ و سلام نے یہ الفاظ سنے، بڑی ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا، "دعواھا فانھا منتنی"، کیا فرمایا، ترجمہ، اس بات کو چھوڑ دو، یہ تعصب کی بات ہے، بدبودار ہے اور آپ نے ایک چارٹر دیا جس کو خطبہ حجتہ الوداع کہا جاتا ہے، اس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "لا فخر علیٰ العربی علیٰ عجمی ولا للعجمی علیٰ عربی لا للاسود علی ابیض ولا للابیض علی اسود کلکم بنی آدم و آدم من تراب"، ترجمہ، کسی کالے کو گورے پر فخر حاصل نہیں ہے، کسی گورے کو کالے پر فخر حاصل نہیں ہے رنگ کی بنیاد پر اور کسی عربی کو عجمی پر فخر

حاصل نہیں ہے، کسی عجمی کو عربی پر فخر حاصل نہیں ہے، تم سب آدمؑ کے بیٹے ہو اور آدمؑ تو مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ میں ایک اور حدیث بھی quote کرتا ہوں اور اپنے آپ کو سمجھانے کیلئے خالصتاً علمی انداز میں بات کرتا ہوں۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "من دعا للعصبية فليس منا"، ترجمہ: عصبیت کی طرف دعوت دینا، یہ میری امت کا آدمی نہیں ہوگا، "و من ما قتل الا عصبية فليس منا"، ترجمہ: اور عصبیت کی طرف قتال کرنا، جھگڑا کرنا، یہ بھی میرا امتی نہیں ہے"۔ جناب سپیکر، جب یہ بات ہے تو اس کے اندر حکمت بھی اختیار کی جا سکتی تھی اور ایک مشترکہ نام بھی آ سکتا تھا جس پر یہ اعتراض نہیں اٹھاتے۔ اب میں خیبر کے بارے میں آتا ہوں کہ یہ خیبر ایک درہ ہے اور اس کو مصطفات کیا گیا ہے اس خیبر سے جو سعودی عرب Kingdom کا آج حصہ ہے اور کسی وقت میں یہودی بستی تھی اور بہت بڑا مرکز تھا۔ جناب نبی کریم ﷺ نے اس کو فتح کرنے کیلئے غزوہ کیا اور فاتح خیبر، جناب علیؓ تھے۔ جناب سپیکر! عجیب بات ہے آپ علیہ صلوۃ و سلام کے منہ سے نکلا ہوا لفظ ٹھیک ہے، چاہے ہم سمجھیں یا نہ سمجھیں، وہ فتح خیبر سے پہلے بھی ٹھیک تھا اور فتح خیبر کے بعد بھی ٹھیک ہے۔ بخاری شریف، ترمذی شریف، مسلم شریف احادیث میں اٹھائیس جگہ آپ علیہ صلوۃ و سلام کا یہ نعرہ اور یہ قول درج ہے "الله اكبر خربت خيبر"، ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے، خیبر تباہ ہو گیا ہے۔ بخاری شریف ہی کی حدیث سنا رہا ہوں۔ ہاں، وہ جس کے بارے میں نبی علیہ سلام نے تباہی کی بات کی ہو، کس طرح ہم اس کو اپنا نام بنا سکتے ہیں؟ ایک اور واقعہ بتاتا ہوں کہ یہ صحابہ ہیں، وہ گھوڑوں پہ کھڑے ہیں اور جہاد کیلئے جا رہے ہیں، انہوں نے ایک نعرہ لگایا کہ "خيبر خيبر يا يهود جيش محمد سوف يعود"، ترجمہ: کہ یہودیوں وہ خیبر کی شکست یاد کرو، نبی علیہ سلام کا لشکر پھر آ رہا ہے۔ جناب سپیکر، میرا گلہ یہ ہے کہ عدم علم کی بنیاد پر ہو گا یا میں اس کو ضد نہیں کہتا لیکن ہوا یہ کہ جس لفظ کے بارے میں نبی علیہ سلام نے بد دعا دی ہے اور صحابہ جس نام سے طعنے دیا کرتے تھے، آج وہ میری شناخت کا حصہ بن گیا ہے اور میرا نام بن گیا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جناب سپیکر! ہزارہ کی طرف آتا ہوں، میں ہزارہ کی طرف آتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی صاحب! ایک عرض کروں، مختصر اور احادیث کو اس پس منظر میں جہاں اس پہ کہے گئے تھے، اس کا اس کے ساتھ موازنہ کرنا کچھ مناسب نہیں لگ رہا ہے، مناسب نہیں لگ رہا ہے، موقع نہیں ہے۔

مفتی کفایت اللہ: نہ ہمیں، نہیں نہیں، غلطی ہوتی ہے تو اس کو ٹھیک بھی کیا جا سکتا ہے، اس کو دوبارہ ٹھیک بھی کیا جا سکتا ہے یا تو یہ ہے کہ ان چیزوں کو کوئی آدمی سمجھائے گا۔ اب میرے بعد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ ٹھیک ہیں لیکن احادیث کو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، ایک غلطی ہو گئی ہے، ایک غلط نام آ گیا ہے تو اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیئے جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آ جائیں اپنے مقصد پہ اور ختم کریں۔ جی بسم اللہ کریں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، اگر آپ ناراض ہیں تو میں بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ناراض نہیں ہیں جی، Affected اراکین اور بھی بہت ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: ہزارہ کی بات کر رہا ہوں جی۔ میں ہزارہ کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں ہزارہ کی بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہزارہ کے اراکین اور بھی بہت ہیں۔ آپ خواہ مخواہ دوسری طرف بات لے جا رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: ہزارہ میں ریفرنڈم ہوا، ہزارہ میں ریفرنڈم ہوا تھا اور ہزارہ کے اس ریفرنڈم میں صوبہ سرحد۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ جی ہمایون خان۔

مفتی کفایت اللہ: اس وقت کا جو صوبہ سرحد تھا، اس وقت کے صوبہ سرحد نے اس ریفرنڈم میں حصہ نہیں لیا تھا اور ہزارہ میں ریفرنڈم ہوا تھا۔ میں یہ عرض قطعاً نہیں کر رہا، میں نے کہا کہ غلط فہمی سے ہو گیا ہو گا، عدم علم کی بنیاد پر ہو گیا ہو گا لیکن آپ کو تو بات سننی پڑے گی نا جناب، میں ہزارہ کی بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، جب پاکستان کی تشکیل ہو رہی تھی تو ہزارہ میں ریفرنڈم ہوا تھا۔ جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہیئے۔ جناب سپیکر، ہزارہ میں ریفرنڈم ہوا تھا اور وہ ریفرنڈم پاکستان کے حق میں ہوا تھا لیکن میں تمام حکومتوں سے گلہ کرتا ہوں جس میں میری حکومتیں بھی شامل ہیں، اس کے بعد ہزارہ کی وہ احساس محرومی ختم نہیں ہوئی اور اس جگہ پر آپ کے سامنے کھڑے ہو کر میں نے یہ بات کی تھی کہ ہزارہ کے اندر محرومی کا احساس ہے تو خدا کیلئے احتیاط کیجئے۔ یہاں میرا ایک ساتھی کھڑا ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ کسی محرومی کا احساس نہیں ہے اور پھر بعد میں اس کا نتیجہ نکلا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہزارہ صوبہ کیلئے لوگ جو بات کرنا

چاہتے ہیں تو وہ ان کا جمہوری حق ہے اور یہ کوئی بری بات نہیں ہے۔ جب آپ تحصیل بناتے ہیں تو آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ جب آپ ضلع بناتے ہیں تو آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور جب آپ ڈویژن بناتے ہیں تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی، جب آپ صوبے کی بات کرتے ہیں تو یہ آئین کے ماورا بات نہیں ہے اور ہم نے وزیراعلیٰ محترم صاحب سے ایک میٹنگ کی ہے اور وزیراعلیٰ صاحب نے ہماری یہ بات مانی ہے، ریکارڈ پر ہے اگرچہ پریس میں ٹھیک بات نہیں آئی تھی، پریس میں تو یہ آیا تھا کہ گویا ہم نے حکومت کا مؤقف تسلیم کیا۔ جب ہزارہ کے ممبران اسمبلی میں بیٹھے تو ہمارے درمیان یہ بات طے ہوئی تھی کہ اہلیان ہزارہ کی رائے کا احترام کیا جائے گا۔ اہلیان ہزارہ کی رائے کیا ہے؟ اس کو معلوم کیا جاسکتا ہے لیکن میں پھر بھی یہ عرض کروں گا کہ ہم جمہوری لوگ ہیں، یہ ادارے اس کام کیلئے ہیں اور وہاں ہزارہ ڈویژن میں بارہ اپریل کا جو واقعہ ہوا ہے تو وہ بہت زیادہ خراب واقعہ ہوا ہے اور اس پر بہت افسوس کیا جاتا ہے۔ ہم نے جوڈیشل انکوائری مقرر کی تو ہمارا یہ خیال تھا کہ جوڈیشل انکوئری میں قاتل کا تعین ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، آج بڑی شرمندگی سے کہہ رہا ہوں کہ وہاں قاتل کا تعین نہیں ہو سکا۔ جناب سپیکر، اس انکوائری رپورٹ میں قاتل کا تعین نہیں ہو سکا، اتنی مبہم رپورٹ ہے اور یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ رپورٹ سرکاری اثر سے آزاد تھی یا آزاد نہیں تھی؟ ہم نے تو جج کو اسلئے بنایا تھا کہ اگر ہم سرکاری آدمی کو وہاں انکوائری افسر مقرر کریں گے تو ہو سکتا ہے وہ ٹھیک نہ لکھیں لیکن ہمارے جج بھی اس طرح خاموش رہے اور آج تک ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ قاتل کون ہے؟ جناب سپیکر، ہم منتخب لوگ ہیں اور ہمیں ہزارہ کے اندر بڑی مشکلات ہیں، آپ ہماری مشکلات میں کمی کر دیں۔ وہاں لوگ ہمیں غدار کہتے ہیں اور وہاں لوگ یہ کہتے ہیں کہ ممبران اسمبلی واپس آئیں گے تو ہم گھروں تک نہیں چھوڑیں گے۔ وہاں اس طرح کا ماحول پیدا کیا جارہا ہے کہ ہزارہ کے ممبران اسمبلی کو پریشر میں رکھا جائے۔ جناب سپیکر، یہ اسمبلی ہمارا گھر ہے اور آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں، ہم تو وہاں بات نہیں کر سکتے اور وہ بات کرنے دیتے ہی نہیں ہیں، ہمیں غدار سمجھتے ہیں اور یہاں آکر ہم دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ سے پھر ہماری یہ امید ہوتی ہے کہ آپ اس بھڑاس کو سنیں تاکہ اس پلیٹ فارم کو استعمال کیا جائے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: میں آج بھی بہ بانگ دہل کہتا ہوں کہ ہزارہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بہت لمبا اجلاس ہے، مفتی صاحب، یہ مہینہ، ڈیڑھ مہینے، دو مہینے کا اجلاس ہے تو آپ کی خوب بھڑاس نکلے گی اور جو بھی آپ کہنا چاہیں پھر کہیں گے۔ جی۔

مفتی کفایت اللہ: جی۔ جناب سپیکر، میں ہزارہ کی حمایت کرتا ہوں اور آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، پہلے یہ لوگ ہیں، یہ Affected لوگ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں ذرا۔

مفتی کفایت اللہ: میں پیپلز پارٹی اور این پی والوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ ہزارہ کی قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کرنے کیلئے ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ قرارداد سے کچھ نہیں بنے گا لیکن کم از کم ہماری ضروری شناخت باقی رہ جائے گی۔ بہت بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ قاضی اسد صاحب، جناب قاضی اسد صاحب۔ جناب قاضی اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب پریشان نہ ہوں، کافی وقت ہے، آپ کو مل جائے گا، یہ پورے دو مہینے کا اجلاس ہے۔ جی قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں آپ کا مشکور ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ جاوید عباسی صاحب نے بہت اچھے انداز میں ہزارہ کے جذبات کی عکاسی کی ہے اور چونکہ یہ دو مہینے ہمارے لئے، ہزارے کے جو حکومتی ایم پی ایز ہیں، ان کیلئے بھی ذاتی طور پر سخت تھے اور ویسے بھی چونکہ حالات خراب تھے، لوگوں میں ٹینشن تھی اور کسی کو صحیح واضح پتہ نہیں تھا تو یہ ایک ایسا موقع ہے کہ میں اپنی تھوڑے سے الفاظ میں وضاحت بھی کرلوں اور جو راستہ ہمیں اختیار کرنا چاہیئے، اس پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ سر، دیکھیں پختونخوا، خیبر پختونخوا کا نام جب آئینی طور پہ تبدیل ہوا تو اس کی ایک بنیاد ہے اور اس بنیاد کو میں اپنی نظر میں وہ فکر سمجھتا ہوں کہ جو مشرق اخبار میں 1998ء کی مردم شماری کے حوالے سے شائع ہوئی تھی کہ جس میں 73% فیصد لوگ اس صوبے میں جن کی مادری زبان پشتو ہے، وہ رہتے ہیں اور ایک دفعہ بہت خوبصورت بات مفتی کفایت اللہ نے ایک میٹنگ میں کہی تھی کہ صدیوں سے، ہزاروں سالوں سے معاشرہ اپنے فیصلے صحیح طریقے سے کرنے کیلئے جرگے میں بیٹھتے رہے ہیں اور جرگے میں یہ کوشش ہوتی رہی ہے کہ فیصلہ

سے ہو جائے لیکن اگر مشکل فیصلہ بھی Consensus سے نہیں ہوتا تو پھر اکثریت کے Consensus فیصلے کے ساتھ جانا پڑتا ہے۔ سر، اگر ہم جمہوریت میں رہتے ہیں اور ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو پھر ہمیں اکثریت کا فیصلہ ماننا پڑے گا۔ میں اس کی مثال ایسا دے دوں کہ جو لوگ آج بڑے چیمپئن بنے ہوئے ہیں، تیرہ نومبر 1997 کو اسی بلڈنگ کے اندر ایک اور ہال میں یہ اسمبلی ہوا کرتی تھی اور تیرہ نومبر 1997 کو جب نجم الدین خان نے صوبے کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد کی پیش کی تو اس کی پوری کارروائی میرے پاس موجود ہے اور ریکارڈ کی بات ہے سر، کہ اس دن ساری بات چیت ہونے کے بعد جب ووٹنگ ہوئی تو Voice vote پر دو لوگوں نے، سیف اللہ برداران نے اس قرارداد کی مخالفت کی اور جو لوگ آج ہریپور میں شور مچا رہے ہیں، میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اس Cause کے چیمپئن بنے ہوئے ہیں، وہ اس ہال میں موجود تھے، انکے پاس وزارات تھی اور انہوں نے 'No' نہیں کہا۔ بات اس پر ختم نہیں ہوئی اور بات جب گنتی پر آئی تو محترمہ نسیم ولی خان صاحبہ نے سپیکر صاحب سے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے بہر حال آپ ان لوگوں سے ووٹ کروالیں جو اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو سر، جب سپیکر، ہدایت اللہ چمکنی صاحب (مرحوم) نے یہ آواز دی کہ جو اسکے مخالف ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں تو اس کی مخالفت میں بھی صرف سیف اللہ برادارن ہی کھڑے ہوئے تھے اور یہ میرے بھائی آرام سے بیٹھے رہے۔ آج انکی سیاسی کشتی ڈوب رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بہت بڑی عزت دی اور تین تین بار یہاں پر وزیر رہے اور زیادہ زیادہ پانچ پانچ وزارتیں بھی وہ رکھتے رہے، ایک ایسی محفل میں جو کہ صوبے کا جرگہ تھا، اس فورم میں بیٹھ کے انہوں نے اپنا ایک فیصلہ دیا تو میں یہ نہیں سمجھتا کہ آج تیرہ سال بعد ان کو اس فیصلے سے منحرف ہو جانا چاہیئے بلکہ وہ حلفیہ بیانات دے رہے ہیں کہ ہم نے کبھی اس قرارداد کی حمایت نہیں کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ سے جب جرگہ میں ایک چیز کے بارے میں پوچھا جائے اور آپ خاموش رہ جائیں اور پھر جب آپ سے یہ پوچھا جائے کہ جو اس قرارداد کے مخالف ہیں تو وہ کھڑے ہو جائیں تب بھی اگر آپ کھڑے نہیں ہوئے، آپ نے نا نہیں کہا تو آپ کی رضامندی اس قرارداد میں شامل ہے۔ (تالیاں) آج وہ کس منہ سے اٹھ کے کہہ رہے ہیں کہ یہ پختونخوا والے ادھر اور ہزارہ والے ادھر تو سر، یہ بڑی آسان بات ہے۔ امریکہ میں بھی زبان کے حوالے سے یہ بات ہے، یہ برطانیہ میں بھی ہے، یہی ہر معاشرے میں ہوتی ہے، محلے میں ہوتی ہے، ہزارہ کے اندر ایک کا من ہو گی، کینیڈا میں بھی، یہ کوئی کمپلیکس کی بات نہیں ہے لیکن جس طرح میں سمجھتا ہوں کہ مذہبی جذبات کو ابھار کے کوئی اپنے ووٹ لینا

چاہے، کوئی طریقہ ان لوگوں نے اختیار کر کے لوگوں کے جذبات کو ہوا دی۔ لوگوں کو Clear کرنے کی بجائے، Educate کرنے کی بجائے Totally غلط فگرز وہاں پر عوام کو دے رہے ہیں کہ جی صوبہ بنے گا، آپ پراٹھے کھائیں گے، تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سر، ہزارہ میں، یہ آج کی بات نہیں ہے کہ ابھی پختونخوا کی بات آ گئی ہے تو یہ صوبے کی بات چل پڑی ہے بلکہ بڑے عرصے سے یہ بات چلی آ رہی ہے اور یہاں پر یہ جماعت بھی دعویداری کیا کرتی تھی کہ جی ہم آپ کیلئے صوبہ بنائیں گے، سپیکر صاحب، بہت اچھی طرح سے ہزارہ کو آپ جانتے ہیں لیکن ہم اس صوبے کے بنانے کو قطعی طور پر سپورٹ نہیں کرتے جس کی بنیاد نفرت ہو، جس کی بنیاد اٹک سے ادھر اور اٹک سے ادھر کی ہو۔ اس کی بنیاد میرے نزدیک صرف ایک چیز ہو گی کہ جب پاکستان 1947ء میں بنا تھا تو یہاں کی آبادی اس وقت تین کروڑ تھی اور آج 1998ء کے Census کی اگر آپ Ratio لگائیں تو یہ کوئی بیس کروڑ سے بڑھ گئی، اسکی بنیاد پر اور سر، اگر ایڈمنسٹر ٹیو گراونڈ پر صوبہ بنے تو میری تن من دھن کی کوشش ہو گی کہ لوگوں کو انکا یہ حق دلوایا جائے اور اس کیلئے یہ ضروری ہو گا کہ تمام Main stream parties اس قرارداد کو، اس ایشو کو Own کریں۔ وہ ہزارہ والی قیادت، جو تحریک ہزارہ والے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے ساتھ بات نہیں کرنی چاہیئے، وہ کہتے ہیں کہ اے این پی کی لیڈر شپ کی بات ہمیں سننا نہیں چاہیئے اور لوگوں کو کہتے ہیں کہ یہ صوبہ بن چکا ہے، صرف اعلان باقی ہے۔ اے این پی کے ساتھ وہ بات کریں گے نہیں، تو پھر وہ کیا سمجھتے ہیں کہ زور سے صوبہ بنالیں؟ میری یہ گزارش ہے جناب سپیکر، کہ ساری پارٹیز بیٹھ کر اس پہ بات کریں۔ اس میں کچھ خدشات بھی ہیں اور وہ خدشات ہزارہ والوں کے سامنے لائیں گے۔ ہزارہ والے پاکستان سے پیار کرتے ہیں، اس صوبے سے پیار کرتے ہیں اور ہمیں اپنے پختون بھائیوں پر فخر ہے اور جو کوئی یہ سمجھیں کہ لوگوں کے جذبات کو ابھار کے، وقتی طور پر آگ لگا کے، راستے بند کر کے اور لوگوں کو ڈرا دھمکا کے اپنی سیاست دوبارہ چمکا لیں گے تو ایسا نہیں ہو سکتا لیکن جو ہو سکتا ہے، وہ یہ ہے کہ Main Stream Parties اس پر سنجیدگی سے غور کریں اور مجھے یقین ہے کہ وہ کر رہے ہونگے اور جیسا مفتی صاحب نے کہا، بیرسٹر صاحب نے کہا، باقی ہزارہ والے دوست بھی کہیں گے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر آئین میں کوئی قدغن ہو، بات کرنی چاہیئے، میں اپنے لوگوں کے پاس گیا ہوں۔ جناب سپیکر، میں نے انہیں ایک مثال ضرور دی تھی اور میں نے کہا تھا کہ میرے بھائیوں، سب سے پہلے تو یہ لوگ ادھر بیٹھے تھے، اس Cause کو سب سے بڑا نقصان اگر کوئی پہنچا رہا ہے تو یہ آپس کی ہماری سیاسی تقسیم ہے۔ یہ صوبہ بنے گا، اسکا End یہ نہیں

ہونا چاہیئے کہ ہم لوگ اپنی ذاتی دشمنیوں پر اتر آئیں اور جناب سپیکر، ان لوگوں نے اب اپنی تنظیمیں بنالی ہیں، جھنڈا بنالیا ہے، اپنا ایک Emblem بنالیا ہے، ہمیں کافر اور غدار بنادیا اور خود مسلمان اور محب وطن بن گئے تو ان لوگوں کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ Main Stream Parties ساری بیٹھ کے ایک آل پارٹیز کانفرس بلائیں اور اس پر بات کریں تاکہ عوام کے جو صحیح جذبات ہیں، ان کی عکاسی بھی ہوسکے اور جو Practically بات ہے، میری پارٹی کو اور میری حکومت کو جن باتوں کا پتہ ہے تو وہ بھی عوام کے سامنے لانی چاہئیں۔ میں اس میں ایک چھوٹی بات اور کردوں کہ جو لوگ یہ جھوٹ بول رہے ہیں کہ آپ صوبہ بنائیں اور آپ پراٹھے کھائیں گے اور آپ کی تربیلہ ڈیم کی رائلٹی پر سارا صوبہ چلتا ہے۔ جناب والا! جو آئین پاکستان ہے، اس میں ایک شق یہ ہے کہ وہ صوبہ رائلٹی کا حق دار ہوگا جس صوبے میں پاور سٹیشن قائم ہے اور جو پاؤر ہاؤس تربیلہ ڈیم سے منسلک ہے تو وہ ٹوپی کے مقام پر ہے اور اگر ہزارہ ڈویژن کو آپ صوبہ بنائیں گے تو وہ پھر پختونخوا کا، خیبر پختونخوا کا پاؤر ہاؤس ہوگا تو میرے خیال میں اس حالت میں وہ پراٹھے انہیں نہیں مل سکتے، پراٹھے آپ لوگ کھائیں گے تو سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کو بالکل کھلے دل سے اور یہ پاؤر ہاؤس اور یہ پراٹھے اور یہ خوشحالیاں تب ممکن ہونگی جب ہم سب بھائی مل کے بات کریں کہ میرا نوشہرہ والا بھائی بھی میری طرف ہو اور جب میں اسکو Convince کرلونگا، میرا ڈی آئی خان والا بھائی، میرا ہنگو والا بھائی، سوات، ملاکنڈ اور پشاور والا میرے ساتھ ہوگا تو میں یہ بناؤنگا اور سر، اس کیلئے میری اپیل ہے کہ آپ سب مل کے اس پر مکمل بات کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، قاضی صاحب۔

<u>محترمہ ساجدہ تبسم</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ساجدہ تبسم بی بی، ساجدہ تبسم بی بی۔ بی بی مختصر سادہ ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ اختصار سے ذرا کام لیں گے تو آپ کو بہت ٹائم ملے گا، یہ کافی وقت کا اجلاس ہوگا، بار بار مواقع ملیں گے۔ جی ساجدہ تبسم بی بی۔

<u>محترمہ ساجدہ تبسم</u>: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ سب سے پہلے تو سپیکر صاحب، میں آپکو نیا حلف اور اپنے بھائی جو نئے منتخب ہوئے ہیں، انکو مبارک باد دیتی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں پختونخوا کے حوالے سے بات کرونگی کہ چلو آئینی پیکج پاس ہوا، پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی، ساری ہماری

Coalition، جو پارٹنر پارٹیز تھیں، انہوں نے مل کر ایک آئینی اور آٹھارویں ترمیمی پیکج تیار کیا اور اسے پاس کیا تو اس کے مطابق خیبر پختونخوا کی لیگلی حیثیت آئینی ہو گئی ہے۔ میں یہاں پر اپنے ہزارہ کی بات کرونگی جو پر امن ہزارہ تھا، جو میرا گھر تھا اور آج جن حالات سے گزر رہا ہے، وہاں بات اب یہ نہیں ہے اور ہم ہزارہ والوں کا بھی یہ ایشو نہیں رہا ہے کہ ہم خیبر پختونخوا نام کے خلاف ہیں بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہاں ہزارہ کے لوگ جو چاہتے ہیں، اس کے پیچھے ایک لمبی ہسٹری ہے جو کہ تقریباً ساٹھ اور ترسٹھ سال کی ہے، اس کے پیچھے جو احساس محرومی ہے، Sense of deprivation ہے جو ہر حال میں ہزارہ کے لوگوں کے ساتھ رہا ہے، اسکے باوجود کہ ہزارہ میں بہت Fertile جگہیں ہیں، خوبصورت جگہیں ہیں، رائلٹی آپ وہاں سے لے رہے ہیں، ایجوکیشن Ratio سب سے Highest ہے تو وہاں کے عوام کو اس طرح کی Frustration تھی۔ میں یہ نہیں کہتی کہ کونسی پارٹی نے کیا پوائنٹ سکور کیا؟ کس نے کریڈٹ لینا چاہا، کس نے نام چینج کیا یا انکے مطابق نہیں رہا، اب یہ ایشو بالکل نہیں رہا۔ میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ یہاں پر اے این پی اور پیپلز پارٹی، یہاں کی پارٹیز Above party line جا کر ان لوگوں کے Actual لوگوں سے ڈائیلاگ کریں کہ وہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ یہ میں نے آپ سے دو مہینے پہلے بھی کہا تھا جب آپ نے اپنی میٹنگ کال کی تھی، ہزارہ کے جتنے بھی نمائندے ہیں، اگر اس ایشو پر سیریس ہونا چاہتے ہیں تو ایک جوائنٹ ریزولیوشن لائی جائے اور اگر اس اسمبلی میں ایک Positive role play کرنا ہے تو ان کو آئینی اور جمہوری حق دیا جائے، اس پر Full ڈیبیٹ کیا جائے، For and against، اگر اس قرارداد کو میرے خیال میں کوئی Seriously نہیں لے رہا ہے تو میں بھی بیٹھ جاتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں بی بی، آپ بتائیں۔

<u>محترمہ ساجدہ تبسم</u>: میری اب Suggestion یہ ہے کہ اگر Being a Speaker یا اسمبلی خیبر پختونخوا، یہ سب بھائی اور بہنیں یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر اپنا Positive role play کرنا چاہتے ہیں Above the party line، تو اس کو قانونی اور آئینی حق دیا جائے، ایک جوائنٹ ریزولیوشن لائی جائے اور اس کے بارے میں Technically, legally جو بھی ہے، اس کو پاس کیا جائے یا Reject کیا جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کو تو سمجھ آئے کہ وہاں روڈوں پر تو صوبہ ہزارہ نہیں بنتا، اگر اسکو بنانا ہے تو اس کو اسمبلی میں ہمارے بیٹھے ہوئے ممبران بنائیں گے اور قانونی و آئینی طریقے سے اسکو پاس کیا جائے، آگے وہ پانچ سال بعد بنتا ہے، دو سال بعد بنتا ہے تاکہ لوگوں کو جن کو ہم سے توقعات ہیں، ادھر ہم جو بیٹھے ہوئے

ہیں،ان کو سنا جائے،ان کو روڈ پر مزید نہ رولایا جائے۔اس میں میں آپ کو بتاؤں کہ Seriouslyاگر آج اس مسئلے کو،اس کی Sensitivity کو آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو وہاں بچے اور جوان سب شامل ہونگے اور Above the party line،یہاں میرے یہ بھائی تقریباً اس کو Seriously نہیں لے رہے ہیں لیکن خدارا اس ایشو کو اگر آپ نے Solve کرنا ہے تو ایک کمیٹی بنائی جائے اور سب پارٹیز کے نمائندے اور قائدین وہاں جائیں،ان سے بات کریں کیونکہ یہ سب آپ کے اپنے لوگ ہیں، وہ باہر سے کوئی 'را' کے ایجنٹ نہیں آئے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

محترمہ ساجدہ تبسم: میں اپنے گھر کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں۔

محترمہ ساجدہ تبسم: میں یہاں پر بیٹھی ہوئی ہوں،اگر انکی حیثیت،انکے ایشوز کو اور انکے مطالبات کو آپ مٹانا چاہتے ہیں تو اپنا Positive role play کریں۔میں سب پارٹیز کے قائدین سے درخواست کرونگی کہ وہ Positive role play کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

محترمہ ساجدۂ تبسم: تو انشاءاللہ آپ کو Positive response ملے گا،یہاں پر بیٹھ کر اندازے سے کچھ نہیں کیا جاتا ہے۔اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: مناسب وقت پر انشاءاللہ، تھینک یو۔ سمیع اللہ خان صاحب۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آج اس موضوع پر اتنی گفتگو کافی تھی۔آ گے،دوسرے دن پھر آپکا موقع آئے گا۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں جی، اس وقت نہیں۔ ہمارے نو منتخب ممبر صاحب، جناب سمیع اللہ خان صاحب۔ جناب سمیع خان صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! د حکومت د طرفه زهٔ جواب ورکومه، د حکومت مؤقف هم پکار دے۔

جناب سپیکر: ما ته پته ده جی، په هغے باندے زۀ پوهیږم، پریږدئ جواب، د هغے خبرے، څه فائده ترے کیږی؟ پریږده جی۔

وزیر اطلاعات: جواب ضروری دے۔ د حکومت نه هغوی سوالونه کړی دی نو د هغے جواب خو به ورکوؤ کنه جی۔ جواب ضروری دے۔

جناب سپیکر: پریږدئ، موقع به د رته ملاؤ شی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ٹھیک شوه، ٹھیک شوه درکوم، موقع درکومه جی۔ سمیع اللہ خان صاحب۔

نو منتخب رکن اسمبلی کا سپاس تشکر

جناب سمیع اللہ خان علیزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے اپنے صدر، آصف علی زرداری صاحب کا، پرائم منسٹر یوسف رضا گیلانی صاحب کا، اسفندیار ولی صاحب کا، چیف منسٹر صاحب کا، اپنے پراونشل پریذیڈنٹ کا، سینیئرز کا اور سارے منسٹرز اور جتنے بھی ایم پی ایز، Colleagues میری Help کیلئے آئے تھے تو میں ان سب کا شکر گزار ہوں اور میں اپنے علاقے کے غیور عوام کا بھی بہت شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اتنے مشکل الیکشن کے اندر مجھے کامیاب کرایا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کیلئے جتنی بھی میری Contribution ہو گی، انشاء اللہ تعالیٰ وہ میں Good conduct میں کرونگا۔
Thank you very much.

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب! یو منٹ-----

جناب سپیکر: سکندر خان، تاسو او زمونږ بصیر خټک صاحب نشاندهی کړے ده چه زمونږ د وه معزز اراکین وفات شوی دی-----

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: تاسو خوک بنایئی جی؟

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: زمونږ د مردان علاقے سید رحمان مومند وفات شوے دے۔

جناب سپیکر: سید رحمان مومند صاحب مخکښنے ، سابقه ممبر صاحب وو، د هغوی د پاره دعائے مغفرت او سکندر خان صاحب، تاسو د چا د پاره؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: عالمزیب۔ د هغے نه مخکښے په دے باندے یوه خبره کول غواړمه جی۔ زۀ پرے یو منټ خبره کول غواړمه۔ جناب سپیکر! یو ډیر اهم واقعے سره Related، زۀ ستاسو په نوټس کښے او د دے هاؤس په نوټس کښے دا راوستل غواړمه، تیره میاشت چارسده کښے چه کومه واقعه اوشوه او زما خیال دے چه ډیره انتهائی د مذمت سانحه ده چه یو سابق ایم پی اے ډیر لرزه خیز انداز سره قتل کړے شو او ډیر بهیمانه طریقے سره قتل کړے شو۔ جناب سپیکر! دا یو ډیر خطرناک غوندے Trend شروع شوے دے او خصوصاً د هغے نه پس زمونږه د ضلع سیاسی ماحول ډیر Tense شوے هم دے او د هغے Tension وجه چه ده، هغه زیاته په دے باندے ده چه بعض بااثره خلق لګیا دی او په هغے انکوائری باندے د اثر انداز کیدو کوشش کوی۔ جناب سپیکر! عالمزیب خان د دے هاؤس ممبر پاتے شوے دے، د دے هاؤس غړے پاتے شوے دے او زۀ دا ګڼړمه چه سبا داسے واقعات نورو پارټو سره هم او نورو ممبرانو سره هم کیدے شی۔ که د دے صحیح طریقے سره تحقیقات او نه شو او دے تحقیقاتو باندے بعض عناصر چه کوم د اثر انداز کیدو کوشش کوی، که داسے قسمه واقعات اوشو نو د هغے به نتائج ښه نه رااوخی۔ جناب سپیکر، دے وخت سره په هغه انکوائری کښے زمونږه دا خدشات دی چه صوبائی حکومت د طرفه په هغے باندے د اثر اانداز کیدو کوشش کیږی لګیا دے۔ جناب سپیکر، زۀ د دے هاؤس او ستاسو په وساطت سره دا وئیل غواړمه چه که داسے اوشو نو د هغے نتیجه به ښه نه رااوخی، د هغے نه به Tension زیاتیږی او دا حالات به نور هم خرابیږی۔ جناب سپیکر! نو داسے قسمه د هیڅ هم کوشش اونکړے شی چه هغے سره په هغه انکوائری باندے اثر پریوځی او چه کوم د هغے صحیح مجرمان دی، هغوی ته د قرار واقعی سزا ملاؤ شی۔ هغے سره به دا یو میسج هم لاړ شی چه دے صوبه

کښې امن و امان طرف ته توجه ورکړې کېږي لګيا ده او دې صوبه کښې بعض بااثره خلق په کيسونو باندې اثر انداز کيدې نه شي۔

جناب سپیکر: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ سابق ممبران، جناب سیدر حمان ممند صاحب اور عالمزیب عمرزئی صاحب کیلئے فاتحہ خوانی کریں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: اللہ مو خوشحاله لره۔ جناب میاں افتخار حسین صاحب، آنریبل منسٹر فار انفارمیشن، ایوان میں جو نکات اٹھائے گئے ہیں، ان کا حکومت کی طرف سے بڑے اچھے انداز میں، پازیٹیو انداز۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! اگر ایک منٹ مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے عرض کیا، بہت موقع ملے گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: ابھی وہ سلسلہ Wind up ہو چکا ہے، ابھی بہت آگے گاڑی چلی گئی۔ دوسرا موقع دوبارہ ضرور آئیگا اور کئی کئی دفعہ آئیگا۔ پریس کے، میڈیا کے دوستوں سے میری گزارش ہے میاں صاحب کی تقریر سے پہلے کہ کانفرنس روم میں میڈیا کے تمام دوست چائے میرے ساتھ ادھر پئیں گے اور جو دوست معزز اراکین ہیں، وہ پرانے ہال میں ہم سب اکٹھے ہونگے۔ جناب میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: ډيره مهرباني جي۔ چونکه زياتې خبرې په اردو کښې شوې دي نو زۀ به کوشش کوم چه هغوی ته په اردو کښې جواب ورکړم خو سکندر صاحب يو څو خبرې اوکړې، د هغې په حواله زۀ خبره کول غواړم۔ تر څو پورې چه د انکوائرئ خبره ده، سوال نه پيدا کيږي چه حکومت په هغې اثر انداز شي۔ عالمزيب قتل شوې دې او لازمي خبره ده چه د تحقيق نه پس به پته لګي چه چا قتل کړې دې؟ الزام، يو الزام وي، ثابتيدل، ديکښې فرق وي۔ دوئ چه ملګرتيا کوی، هغه د دوئ ملګرې وو او د دوئ د پارټئ وو چه پرې الزام دې، هغه زمونږ ملګرى دى او زمونږ د پارټئ دى۔ دا يو مسلمه حقيقت دې چه که مونږ د پارټئ په حيثيت د هغوی ملګرتيا کوؤ، دا ځان له حيثيت دې او د حکومت په حيثيت، دواړه زمونږ د پاره برابر دى۔ د حکومت ډيوټي دا ده چه په يو جائزه

طریقه باندے تحقیقات به هم کیږی او چه په هغے کښے ثوک ملوث وی نو هغوی ته به سزا هم ورکړے کیږی۔ زهٔ د خپل طرف نه هم دا خبره کوم چه مونږ د دے نه سیاست نه جوړوؤ او زهٔ به سکندر صاحب ته هم دا خواست کوم چه د دے نه سیاست جوړ نه شی او دا چه کومه واقعه ده، د هغے د په رشتنی تحقیقات اوشی۔ باقی د دهٔ ملګرے دے، دے ئے ملګرتیا کوی، بالکل په دهٔ ئے حق دے، زمونږ ملګرے دے او مونږه ئے ملګرتیا کوؤ د پارټئ په حساب، هغه زمونږه حق دے او د هغوی په مونږه حق دے، لهذا حکومتی سطح باندے به داسے هیڅ قسم ته خبره نه وی او زهٔ تسلی ورکوم چه دا هر څه به ډیر په ایمانداری کیږی۔ میرے ہزارہ کے بھائیوں نے جو کچھ فرامایا، چونکہ بہت عجیب مسئلہ ہمیں درپیش ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہزارہ میں جو کچھ ہوا، اچھا نہیں ہوا اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں اگر آجکل ہماری توجہ ہے تو وہ ہزارہ ڈویژن پہ ہے کہ کہیں پہ امن ہے، جہاں پہ سیاحت ہے اور جہاں پہ تعلیمی اداروں کی بھرمار ہے، وہاں پہ ایسی صورتحال ہو تو یہ ہمارے تمام صوبے کیلئے دکھ کی بات ہے۔ ہم کسی طور نہیں چاہتے کہ ہزارہ میں کوئی بھی ایسی صورتحال پیدا ہو کہ وہاں کے لوگوں کا کاروبار بھی خراب ہو اور یہ صرف ان لوگوں کی نہیں بلکہ سارے صوبے کی بات ہے۔ جب ہمارا ملاکنڈ بھی ڈسٹرب ہو، ہمارا ڈی آئی خان بھی اس پوزیشن میں ہو، ہمارا اٹانک اور ہمارے پاراچنار میں بھی یہ پوزیشن ہو، درہ آدم خیل اور خیبر ایجنسی میں بھی یہ پوزیشن ہو اور پشاور میں بھی صبح و شام دھماکے ہو رہے ہوں تو ایک ہزارہ ہمارا بچتا ہے کہ اس ہزارے کے امن کو ہم ہر صورت برقرار رکھیں اور اس ہزارہ کے امن کو کوئی خراب کرنا چاہیں تو ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کا ہاتھ روکیں۔ واقعہ کیسے پیش آیا؟ ایک تو اٹھارویں ترمیم کے حوالے سے سب سے پہلے تو یہ کہ سپیکر صاحب، آپ نے جو حلف اٹھایا، آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، سمیع اللہ بھائی نے جو حلف اٹھایا، ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور پاکستان میں پہلی دفعہ 1973ء کے آئین کے بعد اگر سیاسی پارٹیوں نے اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے تو اٹھارویں ترمیم ہے۔ (تالیاں) لہذا وہ اٹھارویں ترمیم جس میں سب سے پہلے سترویں ترمیم کو ختم کرنا تھا، جو ڈکٹیٹر شپ کی نشانیاں تھیں، ان کو دفن کرنا تھا، لہذا ایک تاریخی موقع پہ ہمارے سیاستدانوں نے عقل و فہم سے کام لیا، افہام و تفہیم سے کام لیا اور تمام مسائل کو خوش اسلوبی سے حل کیا، لہذا کسی کا نام لئے بغیر ہم تمام سیاسی قوتوں کے مشکور ہیں کہ تمام سیاسی قوتوں نے اتحاد کا مظاہرہ کیا اور دنیا کو پیغام دیا کہ پاکستان کی سیاسی قیادت میں یہ شعور ہے کہ وہ اپنے مسائل خوش اسلوبی سے حل کرے۔ یہ

اٹھارویں ترمیم امریت کی تابوت میں آخری کیل تھی اور جمہوریت کو زندہ رکھنے کیلئے آغاز تھا اور یہ وہ پاکستان ہے کہ جمہوری پاکستان، جس میں صوبائی خود مختاری اب سب کو ملی ہوئی ہے اور ایک مطمئن پاکستان، خوشحال پاکستان تب بن سکتا ہے کہ یہاں پہ اکائیوں کو حقوق ملیں، لہذا اٹھارویں ترمیم مضبوط پاکستان، جو کہ اس کی بنیاد ہے اور جدید دور میں ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان ایک ایسے دور میں داخل ہو چکا ہے کہ اب یہ نیا پاکستان ہے، ایک جمہوری پاکستان ہے، مضبوط پاکستان ہے اور کوئی بھی دشمن آنکھ اٹھا کے اس کو بری نظر سے دیکھ نہیں سکتا، یہ ڈکٹیٹر شپ کا پاکستان نہیں ہے، یہ جمہوریت کا پاکستان ہے اور اس میں مضبوطی ہے اور ہم ہر حالات کا مقابلہ خوش اسلوبی سے کر سکتے ہیں۔ (تالیاں) لہذا اس اٹھارویں ترمیم کے بعد ایک مسئلہ ہمیں پیش آیا۔ اسی اٹھارویں ترمیم میں صوبے کا نام خیبر پختونخوار کھنے پہ اتفاق ہوا، کسی بھی سیاسی پارٹی نے ووٹ دینے سے انکار نہیں کیا، کسی بھی سیاسی پارٹی نے اس پر دستخط کرنے سے انکار نہیں کیا۔ دستخط کرنے کے بعد کوئی سیاسی پارٹی آ کے عوام کو ورغلائے تو یہ ان کی ایمانداری نہیں ہے، دستخط نہ کرتے تو بات بنتی۔ ہمیں لوگ طعنہ دیتے ہیں کہ آپ نے نواز شریف سے بات کی، نواز شریف سے اسلئے بات کی کہ اس نے ایمانداری دکھائی، اس نے اختلاف کیا تو اس نے دستخط نہیں کیا، تب تک دستخط نہیں کیا جب تک ہمارا اتفاق نہیں ہوا، کسی اور پارٹی کو اختلاف نہیں تھا تو کوئی پارٹی کیسے کہہ سکتی ہے؟ (تالیاں) لہذا نواز شریف صاحب نے جمہوریت کا حق ادا کرتے ہوئے بات کی اور جب ہم نے بات کی تو خیبر پختونخوا نام رکھا گیا، خیبر پختونخوا کے حوالے سے میں ہزارہ کے مسئلے کی طرف بعد میں آؤنگا۔ خیبر پختونخوار کھنے پہ مفتی صاحب نے عجیب منطق نکالی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ منحوس ہے، یہ مبارک نہیں ہے، خدا کی سرزمین کہیں پر بھی منحوس نہیں ہے، جہاں پہ منحوس لوگ رہتے ہیں تب وہ زمین منحوس بن جاتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جب خیبر کو فتح کیا تو منحوسوں کا خاتمہ کیا، یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فتوحات کی نشانی ہے اور اگر رسول اکرم ﷺ نے خیبر کی بات کی ہے تو وہ عرب کی سرزمین پہ واقع ہے، یہ پختونوں کی سرزمین پہ واقع خیبر ہے جو ہماری بین الاقوامی راستہ ہے، درہ ہے، "درہ خیبر" اور ہم سمجھتے ہیں، ہمیں خیبر پہ فخر ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فتح کیا، تو فتح کی نشانی ہے، لہذا یہاں پہ ہم نے جب خیبر نام رکھا تو یہ فتح کی نشانی ہے، پختونوں کی سرزمین میں فتوحات، یہ ہماری خمیر میں شامل ہے، یہ ہمارے خون میں شامل ہے، ہمارے آباواجداد کے خون میں شامل ہے، لہذا ہمیں خیبر پر فخر ہے، ہم نے پختونخوا مانگا اور انہوں نے ساتھ میں خیبر بھی دیا پختونخوا۔ حضرت، میں

رسول اکرم ﷺ کی حدیث کی روشنی میں یہ کہونگا کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں علم کا باب ہوں، علی اس کا دروازہ ہے، لہذا پختونخوا، پختونوں کے رہن کیلئے باب اور خیبر اس کا دروازہ ہے، ہمیں خیبر پختونخوا پر فخر ہے (تالیاں) اور پھر یہ بات کہنا کہ خیبر پختونخوا، ہم نے تو صرف عزت مانگی، کپڑے مانگے، لباس مانگا، پہچان مانگی، اس نے ساتھ میں پگڑی بھی دی، ہم اس پر انکے مشکور ہیں کہ انہوں نے خیبر پختونخوا کا نام رکھا، ہم Own کرتے ہیں خیبر پختونخوا کو اور اس خیبر پختونخوا کی بھی ایک تاریخ ہے لیکن میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ آج مبارک دن ہے کہ آج خیبر پختونخوا کی اسمبلی کا پہلا اجلاس ہے جس میں آپ نے حلف لیا اور ہم یہاں پر بول رہے ہیں۔ ہم ہزارہ کے بھائیوں کو گلے سے لگانا چاہتے ہیں، ہم ان کو قریب لانا چاہتے ہیں، ہم ان کے درد کو، جب ہمارا نام نہیں تھا تو ہم ترسٹھ سال، پانچ سو سال کا تو ہم رونا روتے ہیں، پاکستان میں ترسٹھ سال جمہوری طور پر ہم اپنا نام مانگتے رہے، ہمیں پابند سلاسل کیا گیا، ہماری جائیدادیں ضبط کی گئیں، ہمارے بڑوں کو سکولوں سے نکالا گیا، انکو ملک بدر کیا گیا۔ ہمیں پتہ ہے کہ جنگی پہچان نہ ہو تو ان کو تکلیف ہوتی ہے لیکن ہزارہ کے بھائیوں کا خدا کے فضل و کرم سے پہچان ہے، ان کے نام کو کسی نے چھیڑا نہیں ہے۔ نام تو صوبے کا انگریزوں نے این ڈبلیو ایف پی رکھا تھا تو ہم نے انگریزوں کا طوق گلے سے نکالا ہے۔ ہزارہ پہلے بھی ہمارے جگر اور خون کا حصہ تھا اور آج بھی ہزارہ ہمارے جگر اور خون کا حصہ ہے۔ اگر کوئی دشمن ہمیں لڑانا چاہتا ہے تو یہ ارمان ان کا پوری نہیں ہوگا۔ میں رپورٹ کی طرف آنا چاہوں گا۔ رپورٹ کی یہ بات کرتے ہیں، ہم نے جوڈیشل انکوائری اسلئے مقرر کی کہ یہ ان ساتھیوں کی ڈیمانڈ تھی اور یہاں تک کیسی نوبت آئی؟ جو رپورٹ میں درج ہے، میں اس کے حوالے سے بات کرونگا۔ اپنے طور سے میں بات جو بھی کہوں، وہ تو میری اپنی سیاسی سوچ ہوگی لیکن جب رپورٹ کی بات ہوگی تو یہ آزاد جوڈیشل انکوائری کے حوالے سے ہوگی۔ نوبت کیسی پہنچی؟ نوبت یہاں تک پہنچی کہ خیبر پختونخوا کے حوالے سے جب وہاں پر اشتعال پیدا ہوا تو انہوں نے جلسے بھی کئے، جلوس بھی نکالے، بہت پرامن رہے اور اس میں کوئی نہیں مرا، وہاں پر کوئی ایسی سڑکیں بند نہیں ہوئیں، مطالبہ کرتے رہے اور چار پانچ چھ دن تک سب کچھ ٹھیک تھا تو آخر آگ کیسی لگی؟ رپورٹ میں درج ہے کہ جب مسلم لیگ (ن)، جو ان کا حق تھا، نے کنونشن بلا کے اپنے ساتھیوں کو مطمئن کرنے کیلئے پروگرام بنایا تو مسلم لیگ (ق) نے ارادتاً صورتحال کو خراب کرنے کیلئے اسی جگہ پر اور اسی وقت اپنا جلسہ مقرر کیا اور جو کچھ آگ لگانے کیلئے اس پر تیل ڈالنا تھا تو چودھری شجاعت صاحب، میں بڑی عزت کرتا ہوں، احترام کرتا ہوں، ان کی بات کو سمجھنے

میں بھی کافی دیر لگتی ہے، آپ خود اندازہ لگائیں کہ وہ یہاں پر آ کے بات کرتے ہیں اور ایسی بات کر جاتے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) والوں کو کنونشن بھی کرنے نہیں دیں گے، وہ میدان میں بھی نہیں آئیں گے، ہمیں پتہ ہے کہ (ق) والے مسلم لیگ (ن) کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے، عوامی اعتبار سے بھی مسلم لیگ (ن) کی قوت زیادہ ہے لیکن صورتحال سے چونکہ اشتعال کے طور پر فائدہ اٹھا رہے تھے اور شکست خوردہ لوگوں نے، جن لوگوں نے سیٹیں جیتی تھیں، ان سے اپنا بدلہ چکانے کیلئے اس موقع کا انتخاب کیا، لہذا جب آمنے سامنے کا وقت آیا تو حکومت کی ذمہ داری بنتی تھی کہ یہاں پر آپس میں ٹکراؤ نہ ہو، لہذا ہمیں مسلم لیگ (ن) کا کنونشن بھی رکوانا پڑا جو کہ نہیں ہونا چاہیئے تھا، اگر مسلم لیگ (ق) چھ دن تک کر سکتا ہے اور اگر مسلم لیگ (ن) کرنا چاہتا ہے تو اس میں کیا قباحت تھی؟ لیکن صورتحال کو سنبھالنے کیلئے ہم نے وہاں پر دفعہ 144 لگائی، مسلم لیگ (ن) نے احترام کیا، انہوں نے حکومت کی دفعہ 144 کا احترام کیا اور ہزارہ والوں کی جو کمیٹی تھی جو کہ مسلم (ق) کے ہاتھوں میں کھیل رہی تھی اور اس کا سرغنہ گوہر ایوب ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا بھی نہیں مانتا اور اگر کسی گاڑی پر نمبر پلیٹ میں خیبر پختونخوا لکھا گیا تو میں ہزارہ میں اس کو داخل بھی ہونے نہیں دونگا، تو میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ گوہر ایوب صاحب، تم تو ڈکٹیٹر کے بیٹے ضرور ہو لیکن یہ یاد رکھنا کہ آئین کی خلاف ورزی کرو گے، سول نافرمانی کرو گے، آج تک تو تم نے مزے اڑائے ہیں، کبھی جیل جا کے تمہیں پتہ لگے گا کہ جو تم کہہ رہے ہو، یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ یہ ون یونٹ جو تمہارے باپ نے بنایا تھا، تمام صوبوں کو ختم کر کے انہوں نے ون یونٹ بنایا تھا، آج صوبے کا نام تبدیل ہوا تو تم الگ صوبے کی بات کرتے ہو؟ جو مروجہ آئین میں دستیاب صوبے ہیں، تم نے تو ان کی حیثیت کو بھی نہیں مانا؟ لیکن چونکہ ڈکٹیٹر کا بیٹا ہے، وہ یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ میں ہار چکا ہوں تو زبردستی ان سے انتقام لونگا۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ ہم جمہوری لوگ ہیں، یہاں پر یوسف ایوب کی بات، یوسف ایوب اس اسمبلی میں اس قرارداد کی مخالفت نہیں کر سکا، اس نے مخالفت نہیں کی، اس نے وزارت کی اور یہاں پر خیبر پختونخوا کی قرارداد کی مخالفت نہیں کی تو اب وہ کس منہ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں یہ نہیں مان رہا؟ لہذا میں ہزارہ کے ساتھیوں کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے خیبر پختونخوا کا نام ضرور رکھا ہے لیکن ہزارہ ہمارا حصہ ہے، وہ خیبر پختونخوا کا پرامن حصہ ہے۔ اگر وہ صوبے کی بات کرتے ہیں تو یقیناً یہ انکا جمہوری حق ہے، اگر وہ یہ بات کرنا چاہتے ہیں، ڈیبیٹ کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً اس پر ڈیبیٹ ہو سکتی ہے، یہ انکا حق ہے لیکن آئینی اور جمہوری طریقے سے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں قانون ہاتھ میں لے کے (تالیاں)

زبردستی کرونگااورآئین کے تقاضوں کو پورانہیں کرونگا، توحکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آئین کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے، امن وامان کو برقرار رکھنے کیلئے ہم پرامن لوگوں کو ان لوگوں کے ہاتھوں یرغمالی بننے نہیں دینگے۔ لہذا رپورٹ میں جوآیا ہے، رپورٹ میں کھل کے لکھا گیا ہے، اس میں کوئی مبرا نہیں ہے، کسی کو بھی مبرا قرار نہیں دیا گیا اور ساتھ میں یہ کہا گیا ہے، میرے ہزارہ کی کمیٹی کے جو ممبران ہیں اور بابا حیدر زمان جو اس کے چیف ہیں یا سربراہ ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ میں جوڈیشل انکوائری بھی نہیں مانتا، بابا تم کون ہو؟ تم جوڈیشل انکوائری نہیں مانتے، حکومت نہیں مانتے، اکثریت کا فیصلہ نہیں مانتے، آئین کو نہیں مانتے تو تم کیا مانگتے ہو؟ تمہیں ماننا پڑے گا اور یہ اس طریقے سے بات نہیں ہوسکتی، (تالیاں)

یہ ماننا پڑے گا۔ ہاں مذاکرات کیلئے ہمارے دروازے کھلے ہیں، ہم کسی کے ساتھ بھی مذاکرات کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہزارہ کے حوالے سے ہم مذاکرات کیلئے تیار ہیں اور اب بھی ہمارے دروازے کھلے ہیں لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ ہم مذاکرات کرنا نہیں چاہتے تو پھر بھی ہم اشتعال میں نہیں آتے، ہم پھر بھی اشتعال میں نہیں آتے، وہ ہزار بار کہیں کہ ہم مذاکرات نہیں کریں گے پھر بھی ان کو مذاکرات کی ٹیبل پر آنا ہوگا۔ اس راستے سے ہم واقف ہیں، جب ان کو لالے پڑیں گے تو خود بخود یہاں پر آئیں گے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ مذاکرات نہیں کرنا چاہتا اور کہہ رہے ہیں کہ مرکز سے بھی مشروط کہ وہ صوبہ مانے تو میں مذاکرات کرونگا، بابا جب صوبہ مانے تو مذاکرات کس بات کے؟ نہ انکی کوئی منطق ہے، نہ جمہوری طریقہ ہے، لہذا ہم ہزارہ کے تمام لوگوں کو پیغام دینا چاہتے ہیں، پرامن لوگوں کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ چند لوگوں کے ہاتھوں میں یرغمالی نہ بنیں اور ہم یہ باور ان کو کرانا چاہتے ہیں، خدا کے فضل وکرم سے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہزارہ کے لوگوں کو، جو چند باتیں ہوئیں، ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ وہاں پر لوگ ڈویژن مانگتے ہیں، ڈویژن مانگنے والے لوگوں کا بھی حق ہے، اگر کوئی وہاں پر ڈویژن مانگتا ہے تو یہ ان کا حق ہے، کوئی کسی نام سے بھی ڈویژن مانگے، جس طرح صوبہ ان کا حق ہے، اسی طرح ضلع کوئی مانگے تو ان کا حق ہے، جس طرح ڈویژن مانگے، ان کا حق ہے اور حکومتی سطح پر تمام لوگوں کو مذاکرات کیلئے ویلکم کرتے ہیں۔ لہذا میں ان چند باتوں پر کہ جنہوں نے، خفیہ ہاتھوں کی آپ نشاندہی کریں، کاش اس میں خفیہ ہاتھوں کی نشاندہی ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا اور ہم کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی بتائیں کہ یہ خون کس کے ہاتھوں پر لگا ہوا ہے؟ میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ ہم ان کو ایسی سزا دیں گے جو مثالی سزا ہوگی، کسی کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، رپورٹ ہمیں منظور ہے، بہت ٹیکنیکل ہے، اس میں بہت نزاکتیں ہیں، اس کو ہم اپنے ٹیکنیکل کمیٹی کے

سامنے رکھیں گے اور اس کا ہم ایک نچوڑ نکالیں گے کہ اب کس کو سزا دی جائے اور کس کو معاف کیا جائے؟ جب آپ رپورٹ پڑھیں گے تو رپورٹ پڑھنے کے بعد ہمیں اس مشق کو کرنا پڑے گا کہ اب سزا کس کو دینی ہے؟ لہذا بہت وسیع پیمانے میں انہوں نے بات کی ہے۔ حکومت خاموش نہیں ہے، یہ بات بھی میں بتاتا ہوں کہ حکومت خاموش نہیں ہے، شروع ہی دن سے ہم اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں اطلاعات یہ تھی کہ وزیر اعلیٰ صاحب جائیں گے، ہم جائیں گے تو شاید اشتعال بڑھ جائے۔ جس طرح ہمارے اپنے ممبران صاحبان نہیں جا رہے تھے، اگر جاتے تو اشتعال اور بڑھتا، لہذا اطلاعات یہ تھیں کہ اشتعال بڑھے گا تو ہم نے پیار کی خاطر، امن کی خاطر یہ صحیح جانا کہ ہمیں اس وقت نہیں جانا چاہیئے لیکن جو لوگ مر گئے، جو لوگ اس واقعہ میں شہید ہوئے، رپورٹ میں یہ بھی ہے کہ ان کا اندازہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ خود اندازہ لگائیں کہ مرنے والوں کا آج تک اندازہ نہیں کہ کتنے مر گئے؟ کون مر گیا اور جو مر گئے تو وہ ہزارہ کے کتنے تھے اور باہر سے جو آئے، وہ کتنے تھے؟ اس میں یہ پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا یہ ایسی بات ہے کہ جس پر ہمیں سوچنا ہوگا، ہم ہزارہ ضرور جائیں گے۔ جو لوگ اس میں شہید ہوئے ہیں، جو مر چکے ہیں، جن لوگوں نے انکی لاشوں پر سیاست کی ہے تو ہم نے ان کے غبارے سے ہوا نکال لی ہے۔ اپنی حکمت کی وجہ سے ہم نے ہر بار پیار کیا، انہوں نے ہمیں دھتکارا، ہم نے سینے سے لگایا انہوں نے ہمیں دور رکھا۔ آج بھی ہم ان کو سینے سے لگاتے ہیں، آج بھی ہم ان سے پیار کرتے ہیں اور یہ جو مر گئے ہیں تو ان کیلئے ہم نے Compensation کا اعلان کیا ہے۔ ہزارہ کی کمیٹی نے کہا کہ Compensation کا جو اعلان ہوا ہے، ہم نہیں لیں گے، بابا! جس کے لوگ مر گئے ہیں تو ان سے پوچھو، تمہارا تو کوئی مرا ہی نہیں ہے اور جن کے مر گئے تھے تو انہوں نے رابطہ کیا کہ ہمیں انکی بات منظور نہیں ہے، ہم تو معصوم تھے، ہم تو بے گناہ تھے، ہمیں حالات کی نذر ہونا پڑا لہذا وہ کچھ بھی کرے، ہمیں Compensation منظور ہے۔ لہذا ہم نے Compensation کا اعلان کیا ہے، زخمیوں کی لسٹ بھی موجود ہے، مرنے والوں کی لسٹ بھی موجود ہے، عنقریب وزیر اعلیٰ صاحب جائیں گے اور وہاں پر Compensation میں ان کا جو حصہ ہے، وہ خود دیں گے اور ساتھ میں جو زخمی ہیں، ان کو بھی اپنا حصہ دیں گے اور پھر میں بتاتا چلوں کہ ہزارہ کی ماؤں اور بہنوں سے، اپنے بھائیوں سے، ہزارہ کے آباواجداد سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میں ان سے التجا کرتا ہوں کہ خدارا پیار کی زبان سمجھی جائے، خدارا محبت کی زبان سمجھی جائے، چند لوگوں کے نرغے میں آ کے ہزارہ کے امن کو تہہ و بالا نہ کریں۔ وہاں پر اپنی سیاسی

دکان کو نہ چمکائیں اور میں ہزارہ کی ان بہنوں اور بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت ہے اور وہاں پر امن وامان کا مسئلہ برقرار رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر کسی نے زبردستی دکان بند کرنے کی کوشش کی، اگر کسی نے زبردستی راستہ بند کرنے کی کوشش کی، اگر کسی نے زبردستی کی، کسی نے پرامن لوگوں کے گھروں پر پتھر پھینکے، حجروں پر پتھر پھینکے، انکی بے عزتی کی تو یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ باعزت لوگوں کی عزت بچائے، امن برقرار رکھیں اور ان لوگوں سے نمٹیں جو امن کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاءاللہ۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: لہذا ہزارے والے ہمارے بھائی ہیں، ہزارہ کے لوگ ہمارے بھائی ہیں اور ہم ان کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ میں یہ بھی کہتا چلوں کہ خیبر پختونخوا کے ہزارہ ڈویژن میں جو کچھ ہوا تو ہم اس کیلئے خصوصی پیکج کا اعلان کریں گے۔ جو بھی ہم سے ہو سکا، ہم ان کیلئے دیں گے اور ان کے زخموں پر مرہم رکھیں گے، لہذا میں ہزارہ کے ساتھیوں کو اس اسمبلی کی طرف سے کہ وہاں پر جو کچھ واقعہ ہوا، ان کے پیار، محبت اور عظمت کو ہم سلام پیش کرتے ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں اور قدم قدم پر ہم ان کے ساتھ رہیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاءاللہ۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب میں اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

"In exercise of the powers conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Owais Ahmad Ghani, Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business, fixed for the day, stand prorogued on Friday the 11th June, 2010, till such date as may hereafter be fixed." The session is adjourned. Thank you.

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف نامہ عہدۂ سپیکر صوبائی اسمبلی

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

میں ________________ صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ بحیثیت سپیکر صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخوا اور جب کبھی مجھے بحیثیت گورنر کام کرنے کیلئے کہا جائے تو میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہوں گا جو کہ قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دونگا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین، ثم آمین)۔